

خالص الاعتقاد

۱۳۲۸ھ

تصنیف لطیف:۔

اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا

رسالہ

خالصُ الاعتقاد

۱۳ ۲۸

(اعتقادِ خالص)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلّی علٰی رسولہ الکریم

بشرفِ ملاحظۂ عالیہ حضرت والا درجت، بالا منزلت، عظیم البرکۃ حضرت مولٰنا مولوی سید حسین حیدر میاں صاحب قبلہ دامت برکاتہم العلیہ، بعد تسلیم وآداب خادمانہ عارض،

(۱) حضرتِ والا کو معلوم ہوگا کہ وہابیہ گنگوہ و دیوبند و نانوتہ و تھانہ بھون و دہلی و سہسوان خذلہم اللہ تعالٰی نے اللہ عزّ وجلّ و حضور پرنور سید الانبیاء وعلیہم افضل الصلوٰۃ والثناء کی شان میں کیا کیا کلماتِ ملعونہ

نوٹ: یہ کتاب حضرت گرامی مرتبت سید حسین حیدر میاں صاحب مارہروی علیہ الرحمہ کے ان خطوط کے جواب میں بطور مراسلہ لکھی گئی جو موصوف نے بعض دیابنہ کی الزام تراشیوں سے پیدا شدہ صورتِ حال پر پریشان ہوکر تحقیق کے لئے مصنف علیہ الرحمہ کو تحریر فرمائے تھے اور وہ خطوط چند صفحات قبل رسالہ کی تمہید میں مذکور ہیں۔

28
28

بکے، لکھے اور چھاپے، جن پر عامۂ علماء عرب و ہند نے ان کی تکفیر کی۔ کتاب حسام الحرمین مع تمہید ایمان و خلاصۂ فوائد فتاوی حاضر خدمت ہیں۔ زیادہ نہ ہو تو صرف دو رسالے اولین تمہید ایمان وخلاصۂ فوائد کو حرفاً حرفاً ملاحظہ فرمالیں کہ حق آفتاب سے زیادہ واضح ہے۔

(۲) اس کتاب مستطاب کی اشاعت پر خدا اور رسول (جل وعلا و صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم) کے بدگویوں کی جو حالت اضطراب و پیچ و تاب ہے بیان سے باہر ہے۔ دو سال سے اسی کتاب کی طبع کے بعد چیختے چلاتے اور طرح طرح کے غل مچاتے۔ پرچوں، اخباروں میں گالیوں کے انبار لگاتے، سو سو پہلو بدلتے، اِدھر اُدھر پلٹے کھاتے ہیں، مگر اصل مبحث کا جواب دینا درکنار اس کا نام لیتے ہول کھاتے ہیں۔ بدگویوں میں مرتضٰے حسن چاندپوری دیوبندی اور ان کے یار غار ثناء اللہ امرتسری غیر مقلد صرف اسی لئے غل مچانے، بجتیں بدلنے، گالیاں چھاپنے کے لئے منتخب کئے گئے ہیں جن کے غل پر پانچ پانچ رسالے میرے احباب کے ان کو پہنچے ہوئے ہیں ان سب کا بھی جواب غائب اور چیخ بدستور۔ یہ تمام حال حضرت والا کو ملاحظہ رسالہ ظفر الدین الجید و ظفر الدین الطیب و اشتہار فروری نوٹس و اشتہار نیا زمانہ کے ملاحظہ سے واضح ہوگا۔ سب مرسل خدمت ہیں، اور زیادہ تفصیل احباب فقیر کے رسالہ لکین کش پیچ پیچ و رسالہ بارش سنگی و رسالہ پیکان جانگداز کے ملاحظہ سے ظاہر ہوگی۔ یہ سب زیر طبع ہیں، بعد طبع بعونہٖ تعالٰی ان سے کہہ دوں گا کہ ارسالِ خدمتِ اقدس کریں۔

(۳) اب چند امور ضروری مختصراً عرض کروں کہ بعونہٖ تعالٰی اظہار حق و ابطالِ باطل کو بس ہوں۔

امر اول

وہابیہ کی افتراپردازیاں

ان چالوں کے علاوہ خدا و رسول جل وعلا و صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بدگویوں نے ادھر یہ کرگانٹھا کہ کسی طرح معارضہ بالقلب کیجئے یعنی ادھر بھی کوئی بات ایسی نسبت کریں جس پر معاذ اللہ حکم کفر یا ضلال لگا سکیں۔

اس کے لئے مسئلہ غیب میں افترا چھانٹنے شروع کئے۔

(۱) کبھی یہ کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کا علم ذاتی، بے عطائے الٰہی مانتا ہے۔

(۲) کبھی یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کا علم، علم الٰہی سے مساوی جانتا ہے، صرف قدم و

حدوث کا فرق کرتا ہے۔

(۳) کبھی یہ کہ باستثناء ذات وصفاتِ الٰہی باقی تمام معلوماتِ الٰہیہ کو حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا علم محیط بتاتا ہے۔

(۴) کبھی یہ کہ امورِ غیر متناہیہ بالفعل کو حضور پر نور صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کا علم بتفصیل تمام حاوی ٹھہراتا ہے۔

حالانکہ واحد قہار یہ دیکھ رہا ہے کہ یہ سب ان اشقیاء کا افترا ہے۔

سچے ہیں تو بتائیں کہ ان میں سے کون سا جملہ فقیر کے کس رسالے، کس فتوے، کس تحریر میں ہے؟

قل ھاتوا برھانکم ان کنتم صٰدقین[1]
تم فرماؤ لاؤ اپنی دلیل اگر سچے ہو۔(ت)

فاذ لم یاتوا بالشھداء فاولٰئك عند اللہ ھم الکٰذبون[2]
تو جب گواہ نہ لائے تو وہی اللہ کے نزدیک جھوٹے ہیں۔(ت)

انما یفتری الکذب الذین لا یؤمنون باٰیٰت اللہ واولٰئك ھم الکٰذبون[3]
جھوٹ بہتان وہی باندھتے ہیں جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے اور وہی لوگ جھوٹے ہیں۔(ت)

یہی بیانات لوگوں کے سامنے بیان کرکے ان کو پریشان کرتے ہیں۔ ان کا پریشان ہونا حق بجانب ہے۔ اس پر اگر کوئی عالم مخالفت کرے تو ضرور اسے لائق و مناسب ہے۔ مفتریانِ کذّاب اگر ان کلمات کا خود مجھ سے استفتاء کرتے تو سب سے پہلے ان باطل باتوں کا ردّ و ابطال میں کرتا۔

فقیر نے مکہ معظمہ میں جو رسالہ "الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیۃ" اس باب میں تصنیف کیا جس کی متعدد نقول علماءِ کرام مکّہ نے لیں اس میں ان تمام خرافات کا ردِّ صریح موجود ہے۔ ان اباطیل کُل یا بعض پر جو عالم مخالفت کرے یا ردّ لکھے وہ ردّ و خلاف حقیقۃً انھیں ملعون افتراؤں پر عائد ہوگا، نہ اس پر جو ان اکاذیب سے بحمد اللہ ایسا بری ہے جیسے وہ مفتریانِ کذّاب دین و حیا سے۔

وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون[4]
اور اب جاننا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے۔(ت)

---

[1] القرآن الکریم ۲/ ۱۱۱
[2] القرآن الکریم ۲۴/ ۱۳
[3] " ۱۶/ ۱۰۵
[4] " ۲۶/ ۲۲۷

حضرتِ والا کو حق سبحانہٗ وتعالٰے شفائے کامل وعاجل عطا فرمائے۔ اگر براہِ کرم قدیم لطفِ عمیم یہاں تشریف فرما ہوکر خادم نوازی کریں تو اصل رسالہ جس پر مولانا تاج الدین الیاس و مولانا عثمان بن عبد السلام مفتیانِ مدینہ منورہ کی اصل تقریظات اُن کی مُہری دستخطی موجود ہیں، نظرِ انور سے گزاروں گا۔

فی الحال اُس کی دو چار عبارات عرض کرتا ہُوں جن سے روشن ہوجائے گا کہ مفتریوں کے افترا کس درجہ باطل و پادر ہوا ہیں، جس کی نظیر یہی ہوسکتی ہے کہ کوئی بدباطن کہے "اہلسنّت کا مذہب صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰے عنہ پر تبرّا اور صدیقہ طاہرہ (رضی اللہ تعالٰے عنہا) پر بہتان اُٹھانا ہے"۔ والعیاذ باللہ رب العالمین۔ میرے رسالہ کی نظر اول میں ہے:

(۱) العلم الذاتی مختص بالمولٰی سبحٰنہ وتعالٰی لایمکن لغیرہ ومن اثبت شیئًا منہ ولو ادنٰی من ادنٰی، من ادنٰی من ذرۃ لاحد من العٰلمین فقد کفر واشرک [1]

علمِ ذاتی اللہ عزوجل سے خاص ہے اس کے غیر کے لئے محال ہے، جو اس میں سے کوئی چیز اگرچہ ایک ذرّہ سے کمتر سے کمتر غیرِ خدا کے لئے مانے وہ یقینًا کافر ومشرک ہے۔

(۲) اُسی میں ہے:

اللاتناھی الکمی مخصوص بعلوم اللہ تعالٰی [2]

غیر متناہی بالفعل کو شامل ہونا صرف علمِ الٰہی کے لئے ہے۔

(۳) اُسی میں ہے:

احاطۃ احد من الخلق بمعلومات اللہ تعالٰی علٰی جہۃ التفصیل التام محال شرعا وعقلا بل لو جمع علوم جمیع العٰلمین اولًا واٰخرًا لما کانت لہ نسبۃ ما اصلا الٰی علوم اللہ سبحٰنہ وتعالٰی حتی کنسبۃ حصۃ من الف الف حصص قطرۃ الٰی الف الف بحر [3]

کسی مخلوق کا معلوماتِ الٰہیہ کو بتفصیلِ تام محیط ہوجانا شرع سے بھی محال ہے اور عقل سے بھی۔ بلکہ اگر تمام اہلِ عالم اگلے پچھلوں سب کے جملہ علوم جمع کئے جائیں تو اُن کو علومِ الٰہیہ سے وہ نسبت نہ ہوگی جو ایک بُوند کے دس لاکھ حصوں سے ایک حصے کو دس لاکھ سمندروں سے۔

---

[1] الدولۃ المکیۃ النظر الاول مطبع اہلسنت بریلی ص ۶
[2] 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 ۱۰
[3] 〃 〃 〃 〃 〃 〃 ۱۰

(۴) اُسی کی نظرِ ثانی میں ہے :

نزھۃ وبھر متاتقرران شبہۃ مساواۃ علوم المخلوقین طراجمعین بعلم ربنا الہ العلمین ماکانت لتخطر ببال المسلمین[1]

ہماری تقریر سے روشن وتاباں ہوگیا کہ تمام مخلوق کے جملہ علوم مل کر بھی علم الٰہی سے مساوی ہونے کا شبہہ اس قابل نہیں کہ مسلمان کے دل میں اس کا خطرہ گزرے۔

(۵) اسی میں ہے :

قد اقمنا الدلائل القاہرۃ علی ان احاطۃ علم المخلوق بجمیع المعلومات الالٰہیۃ محال قطعًا، عقلاً وسمعًا[2]

ہم قاہر دلیلیں قائم کرچکے کہ علم مخلوق کا جمیع معلوماتِ الٰہیہ کو محیط ہونا عقل وشرع دونوں کی رو سے یقینًا محال ہے۔

(۶) اسی کی نظرِ ثالث میں ہے :

العلم الذاتی والمطلق والمحیط التفصیلی مختص باللہ تعالٰی وما للعباد الامطلق العلم العطائی[3]

علم ذاتی اور بالاستیعاب محیط تفصیلی یہ اللہ عزوجل کے ساتھ خاص ہیں بندوں کے لئے صرف ایک گونہ علم بعطائے الٰہی ہے۔

(۷) اسی کی نظرِ خامس میں ہے :

لانقول بمساواۃ علم اللہ تعالٰی ولا بحصولہ بالاستقلال ولا نثبت بعطاء اللہ تعالٰی ایضًا الا البعض[4]

ہم نہ علم الٰہی سے مساوات مانیں نہ غیر کے لئے علم بالذات جانیں، اور عطائے الٰہی سے بھی بعض علم ہی ملنا مانتے ہیں نہ کہ جمیع۔

میرا مختصر فتوٰی انباء المصطفٰی بمبئی مرادآباد میں تین بار ۱۳۱۸ھ سے ہزاروں کی تعداد میں طبع ہوکر شائع ہوا، ایک نسخہ اسی کا کہ رسالہ الکلمۃ العلیا کے ساتھ مطبوع ہوا مرسلِ خدمت ہے۔ اس سے بڑھ کر جس امر کا اعتقاد میری طرف کوئی نسبت کرے مفتری کذاب ہے اور اللہ کے یہاں اس کا حساب۔

---

[1] الدولۃ المکیۃ	النظر الثانی	مطبع اہلسنت بریلی	ص ۱۵
[2] " " "	"	"	" ۱۶
[3] " " "	النظر الثالث	"	" ۱۹
[4] " " "	النظر الخامس	"	" ۲۸

ف : الکلمۃ العلیا مصنفہ صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمۃ

امرِ دوم

بندوں کو علمِ غیب عطا ہونے کی سندیں اور آیاتِ نفی کی مراد

انھیں عبارات سے یہ بھی واضح ہوگیا کہ علمِ غیب کا خاصۂ حضرتِ عزت ہونا بیشک حق ہے، اور کیوں نہ ہو کہ رب عزوجل فرماتا ہے:

قل لایعلم من فی السمٰوٰت والارض الغیب الا اللّٰہ [1] | تم فرمادو کہ آسمانوں اور زمین میں اللہ کے سوا کوئی عالم الغیب نہیں۔

اور اس سے مراد وہی علم ذاتی و علم محیط ہے کہ وہی باری عزوجل کے لئے ثابت اور اس سے مخصوص ہیں۔ علم عطائی کہ دوسرے کا دیا ہوا ہو، علم غیر محیط کہ بعض اشیاء سے مطلع بعض سے ناواقف ہو، اللہ عزوجل کے لئے ہو ہی نہیں سکتا اُس سے مخصوص ہونا تو دوسرا درجہ ہے۔ اور اللہ عزوجل کی عطا سے علوم غیب غیر محیط کا انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو ملنا بھی قطعاً حق ہے، اور کیوں نہ ہو کہ رب عزوجل فرماتا ہے:

(۱) وما کان اللّٰہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللّٰہ یجتبی من رسلہ من یشاء [2] | اللہ اس لئے نہیں کہ تم لوگوں کو غیب پر مطلع کرے ہاں اللہ اپنے رسولوں سے جسے چاہتا ہے چُن لیتا ہے۔

(۲) اور فرماتا ہے:

عالم الغیب فلا یظھر علی غیبہ احدًا الا من ارتضٰی من رسول [3] | اللہ عالم الغیب ہے تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوا اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔

(۳) اور فرماتا ہے:

وما ھو علی الغیب بضنین [4] | یہ نبی غیب کے بتانے میں بخیل نہیں۔

(۴) اور فرماتا ہے:

ذٰلک من انباء الغیب نوحیہ الیک [5] | اے نبی! یہ غیب کی باتیں ہم تم کو مخفی طور پر بتاتے ہیں۔

---

[1] القرآن الکریم ۲۷/ ۶۵
[2] القرآن الکریم ۳/ ۱۷۹
[3] " ۷۲/ ۲۶
[4] " ۸۱/ ۲۴
[5] " ۱۲/ ۱۰۲

(۵) حتی کہ مسلمانوں کو فرماتا ہے :

یؤمنون بالغیب [1] غیب پر ایمان لاتے ہیں۔

ایمان تصدیق ہے اور تصدیق علم ہے جس شیئ کا اصلاً علم ہی نہ ہو اس پر ایمان لانا کیونکر ممکن، لاجرم تفسیر کبیر میں ہے :

(۶) لایمتنع ان تقول نعلم من الغیب مالنا علیہ دلیل [2] یہ کہنا کچھ منع نہیں کہ ہم کو اس غیب کا علم ہے جس میں ہمارے لئے دلیل ہے۔

(۷) نسیم الریاض میں ہے :

لم یکلفنا اللہ الایمان بالغیب الا وقد فتح لنا باب غیبہ [3] ہمیں اللہ تعالٰی نے ایمان بالغیب کا جبھی حکم دیا ہے کہ اپنے غیب کا دروازہ ہمارے لئے کھول دیا ہے۔

فقیر نے تو رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے لئے کہا تھا یہ ائمہ، علماء جو اپنے لئے مان رہے ہیں معلوم نہیں کہ مخالفین ان پر کون سا حکم جڑیں۔

(۸ و ۹) امام شعرانی کتاب الیواقیت والجواہر میں حضرت شیخ اکبر سے نقل فرماتے ہیں :

للمجتہدین القدم الراسخ فی علوم الغیب [4] علم غیب میں ائمہ مجتہدین کے لئے مضبوط قدم ہے۔

(۱۰ و ۱۱) مولٰنا علی قاری (کہ مخالفین براہِ نافہمی اس مسئلہ میں ان سے سند لاتے ہیں) مرقاۃ شرح مشکوۃ شریف میں کتاب عقائد تالیف حضرت شیخ ابوعبداللہ شیرازی سے نقل فرماتے ہیں :

نعتقد ان العبد ینقل فی الاحوال حتی یصیر الی نعت الروحانیۃ فیعلم الغیب [5] ہمارا عقیدہ ہے کہ بندہ ترقیِ مقامات پاکر صفتِ روحانی تک پہنچتا ہے اس وقت اسے علمِ غیب حاصل ہوتا ہے۔

(۱۲) یہی علی قاری مرقاۃ میں اُسی کتاب سے ناقل :

---

[1] القرآن الکریم ۲/ ۳

[2] مفاتیح الغیب (التفسیر الکبیر) تحت آیۃ ۲/ ۳ المطبعۃ البہیۃ المصریۃ مصر ۲/ ۲۸

[3] نسیم الریاض فصل ومن ذٰلک ما اطلع علیہ من الغیوب مرکز اہلسنت برکات رضا گجرات ہند ۳/ ۱۵۱

[4] الیواقیت والجواہر البحث التاسع والاربعون داراحیاء التراث العربی بیروت ۲/ ۳۸۰

[5] مرقاۃ المفاتیح کتاب الایمان الفصل الاول تحت حدیث ۲ المکتبۃ الحبیبیہ کوئٹہ ۱/ ۱۲۸

يطلع العبد على حقائق الاشياء ويتجلى له الغيب وغيب الغيب[1]

نورِ ایمان کی قوت بڑھ کر بندہ حقائقِ اشیاء پر مطلع ہوتا ہے اور اس پر غیب نہ صرف غیب بلکہ غیب کا غیب روشن ہوجاتا ہے۔

(۱۳) یہی علی قاری اسی مرقاۃ میں فرماتے ہیں،

الناس ينقسم الى فطن يدرك الغائب كالمشاهد وهم الانبياء والى من الغالب عليهم متابعة الحس ومتابعة الوهم فقط وهم اكثر الخلق فلابد لهم من معلم يكشف لهم المغيبات وما هو الا النبي المبعوث لهذا الامر[2]

آدمی دو قسم کے ہوتے ہیں، ایک وہ زیرک کہ غیب کو مشاہد کی طرح جانتے ہیں اور یہ انبیاء ہیں، دوسرے وہ جن پر صرف حس و وہم کی پیروی غالب ہے اکثر مخلوق اسی قسم کی ہے۔ تو ان کو ایک بتانے والے کی ضرورت ہے جو ان پر غیبوں کو کھول دے اور وہ بتانے والا نہیں مگر نبی کہ خود اس کام کے لئے بھیجا جاتا ہے۔

(۱۴ و ۱۵) یہی علی قاری شرح فقہ اکبر میں حضرت ابوسلیمان دارانی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ناقل،

الفراسة مكاشفة النفس ومعاينة الغيب وهي من مقامات الايمان[3]

فراستِ مومن (جس کا ذکر حدیث میں ارشاد ہوا ہے) وہ رُوح کا کشف اور غیب کا معاینہ ہے اور یہ ایمان کے مقاموں میں سے ایک مقام ہے۔

(۱۶ و ۱۷) امام ابن حجر مکی کتاب الاعلام، پھر علامہ شامی سل الحسام میں فرماتے ہیں،

الخواص يجوز ان يعلموا الغيب في قضية او قضايا كما وقع لكثير منهم اشتهر[4]

جائز ہے کہ اولیاء کو کسی واقعے یا وقائع میں علمِ غیب ملے جیسا کہ ان میں بہت کیلئے واقع ہو کر مشتہر ہوا۔

(۱۸ و ۱۹) تفسیر معالم و تفسیر خازن میں زیر قولہ تعالٰی "وما هو على الغيب بضنين[5]" ہے،

يقول انه صلى الله تعالٰى عليه وسلم

یعنی اللہ عزوجل فرماتا ہے، میرے نبی صلی اللہ تعالٰی

---

[1] مرقاۃ المفاتیح کتاب الایمان الفصل الاول تحت حدیث ۲ المکتبۃ الحبیبیہ کوئٹہ ۱/ ۱۱۹

[2] " " " " " " ۱/ ۱۲۰

[3] منح الروض الازہر شرح الفقہ الاکبر خوارق العادات الخ مصطفی البابی مصر ص ۸۰

[4] الاعلام بقواطع الاسلام مکتبۃ الحقیقۃ بشارع دار الشفقۃ استنبول ترکی ص ۳۵۹
سل الحسام رسالہ من رسائل ابن عابدین سہیل اکیڈمی لاہور ۲/ ۳۱۱

[5] القرآن الکریم ۸۱/ ۲۴

یاتیه علم الغیب فلا یبخل به علیکم بل یعلمکم[1] | علیہ وسلم کو غیب کا علم آتا ہے وہ تمھیں بتانے میں بخل نہیں فرماتے بلکہ تم کو بھی اس کا علم دیتے ہیں۔

(۲۰) تفسیر بیضاوی زیر قولہ تعالٰی "وعلمنٰه من لدنا علما[2]" ہے:

ای مما یختص بنا و لا یعلم الا بتوفیقنا وھو علم الغیوب[3] | یعنی اللہ عزوجل فرماتا ہے وہ علم کہ ہمارے ساتھ خاص ہے اور بے ہمارے بتائے ہوئے معلوم نہیں ہوتا وہ علم غیب ہم نے خضر کو عطا فرمایا ہے۔

(۲۱) تفسیر ابن جریر میں حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے:

قال انك لن تستطیع معی صبرا وکان رجلا یعلم علم الغیب قد علم ذلك[4] | حضرت خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے موسٰی علیہ السلام سے کہا، آپ میرے ساتھ نہ ٹھہر سکیں گے خضر علم غیب جانتے تھے انھیں علم غیب دیا گیا تھا۔

(۲۲) اُسی میں ہے عبداللہ ابن عباس نے فرمایا: خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہا:

لم تحط من علم الغیب بما اعلم[5] | جو علم غیب میں جانتا ہوں آپ کا علم اُسے محیط نہیں۔

(۲۳) امام قسطلانی مواہب لدنیہ شریف میں فرماتے ہیں:

النبوۃ التی ھی الاطلاع علی الغیب[6] | نبوت کے معنی ہی یہ ہیں کہ علم غیب جاننا۔

(۲۴) اُسی میں نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے اسم مبارک نبی کے بیان میں فرمایا:

النبوۃ ماخوذۃ من النباء وھو الخبر ای ان اللہ تعالٰی اطلعه علٰی غیبه[7] | حضور کو نبی اس لئے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالٰی نے حضور کو اپنے غیب کا علم دیا۔

---

[1] معالم التنزیل تحت آیۃ ۸۱/۲۴ دارالکتب العلمیہ بیروت ۴/۴۲۲
لباب التاویل فی معانی التنزیل (تفسیر الخازن) " " " " ۴/۳۹۹
[2] القرآن الکریم ۱۸/۶۵
[3] انوارالتنزیل (تفسیر البیضاوی) تحت آیۃ ۱۸/۶۵ دارالفکر بیروت ۳/۵۱۰
[4] جامع البیان (تفسیر الطبری) " ۱۸/۶۷ داراحیاء التراث العربی بیروت ۱۵/۳۲۳
[5] " " ۱۸/۶۸ " " " "
[6] المواہب اللدنیہ المقصد الثانی الفصل الاول المکتب الاسلامی بیروت ۲/۴۷
[7] " " " " ۲/۴۵ و ۴۶

(۲۵) اُسی میں ہے:

قد اشتھر وانتشر امرہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بین اصحابہ بالاطلاع علی الغیوب[1]

بے شک صحابہ کرام میں مشہور و معروف تھا کہ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو غیبوں کا علم ہے۔

(۲۶) اُسی کی شرح زرقانی میں ہے:

اصحابہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جازمون باطلاعہ علی الغیب[2]

صحابہ کرام یقین کے ساتھ حکم لگاتے تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو غیب کا علم ہے۔

(۲۷) علی قاری شرح بُردہ شریف میں فرماتے ہیں:

علمہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم حاو لفنون العلم (الٰی ان قال) ومنھا علمہ بالامور الغیبیۃ[3]

رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا علم اقسامِ علم کو حاوی ہے غیبوں کا علم بھی علم حضور کی شاخوں سے ایک شاخ ہے۔

(۲۸) تفسیر امام طبری اور تفسیر درمنثور میں بروایت ابوبکر بن ابی شیبہ استاذ امام بخاری و مسلم وغیرہ ائمہ محدثین سیدنا امام مجاہد تلمیذِ خاص حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہم سے ہے:

انہ قال فی قولہ تعالٰی ولئن سألتھم لیقولن انما کنا نخوض ونلعب قال رجل من المنافقین یحدثنا محمد ان ناقۃ فلان بوادی کذا وکذا ومایدریہ بالغیب[4]

انھوں نے فرمایا اللہ کے قول "ولئن سألتھم" الخ کی تفسیر میں کہ منافقین میں سے ایک شخص نے کہا کہ محمد (صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم) ہم سے بیان کرتے ہیں کہ فلاں کی اونٹنی فلاں فلاں وادی میں ہے بھلا وہ غیب کی باتیں کیا جانیں۔ (ت)

یعنی کسی کا ناقہ گم ہوگیا تھا رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ "وہ فلاں جنگل میں ہے۔" ایک منافق

---

[1] المواہب اللدنیۃ المقصد الثامن الفصل الثالث المکتب الاسلامی بیروت ۳/ ۵۵۴

[2] شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیۃ " " " " " دار المعرفۃ بیروت ۷/ ۲۰۰

[3] الزبدۃ العمدۃ شرح البردۃ تحت شعر وواقفون لدیہ عند حدھم الخ جمعیۃ علماء سکندریہ خیرپور سندھ ص ۵۷

[4] جامع البیان (تفسیر الطبری) تحت آیۃ ۹/ ۶۵ دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۰/ ۱۹۶

الدر المنثور بحوالہ ابن ابی شیبہ وغیرہ " " " " " " " " ۴/ ۲۱۰

بولا، "محمد غیب کیا جانیں"۔ اسی پر اللہ عزوجل نے یہ آیت کریمہ اتاری کہ ان سے فرما دیجئے کہ" اللہ اور اس کے رسول اور اس کی آیتوں سے ٹھٹھا کرتے ہو، بہانے نہ بناؤ، تم کافر ہو چکے ایمان کے بعد۔

حضرت ملاحظہ فرمائیں کہ یہ آیت مخالفین پر کیسی آفت ہے!

وہابیہ پر غضبوں کی ترقیاں

ان پر **پہلا غضب** ائمہ کے اقوال تھے کہ دریا سے قطرہ عرض کئے ان پر تو یہیں تک تھا کہ یہ سب ائمہ دین ان مخالفینِ دین کے مذہب پر معاذ اللہ کافر و مشرک ٹھہرتے ہیں۔

دوسرا غضب اُس سے زیادہ آفت اُس حدیث ابن عباس میں تھی کہ معاذ اللہ عبداللہ ابن عباس خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے علمِ غیب بتا کر کافر قرار پاتے ہیں۔

تیسرا غضب اُس سے عظیم تر اشد آفت مواہب شریف اور زرقانی کی عبارات میں تھی کہ نہ صرف عبداللہ ابن عباس بلکہ عام صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰے عنہم رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علمِ غیب پر ایمان لاکر وہابیہ کے دھرم میں کافر ہوئے جاتے ہیں۔

چوتھا غضب اُس سے سخت تر ہولناک آفت ابن عباس رضی اللہ تعالٰے عنہما کی دوسری حدیث میں تھی کہ سیدنا خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام نبی ہیں خود اپنے لئے علمِ غیب بتا کر معاذ اللہ (حاکم بدہن وہابیہ) کافر ٹھہرتے ہیں۔

پانچواں غضب اُس سے بھی انتہا درجہ کی حد سے گزری ہوئی آفت کہ سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ اجماعاً، قطعاً، یقیناً، ایماناً اللہ کے رسول و نبی اور اولوالعزم من الرسل سے ہیں وہابیہ کی تکفیر سے کہاں بچتے ہیں۔

خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود ان سے کہا کہ مجھے علمِ غیب ہے جو آپ کو نہیں، اور موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس پر کچھ انکار نہ فرمایا۔ کیا اس پر ایک وہابی نہ کہے گا کہ افسوس ایک ناؤ کا تختہ توڑ دینے یا گرتی دیوار بے اُجرت سیدھی کر دینے پر وہ اعتراض کہ باوصفِ وعدہ صبر نہ ہو سکا اور وہابی شریعت کی رُو سے مُنہ بھر کلمہ کفر سُنا اور شربت کا گھونٹ پی کر چُپ رہے۔

خیر، ان سب آفتوں کا وہابیہ کے پاس تین کہاوتوں سے علاج تھا:

موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت خضر کے لئے علمِ غیب تسلیم کیا تو وہابیہ کہہ سکتے تھے کہ موسیٰ بدین خود مایاں بدین خود، حضرت خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے لئے علمِ غیب بتایا تو وہ اس شیطانی مثل کی آڑ لے سکتے تھے

کرنا، کس نے ڈبوئی، خواجہ خضر نے۔

ابن عباس و صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم نے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے لئے علم غیب جانا تو کسی دہن دریدہ وہابی کو کہتے کیا لگتا کہ:

پیراں نمی پرند مریداں مے پرانند

(پیر نہیں اڑتے بلکہ مرید انھیں اڑاتے ہیں۔ ت)

لعنة الله علی الظّلمین (ظالموں پر اللہ تعالٰی کی لعنت۔ ت)

مگر چھٹا غضب دُھر کی قیامت تو خود اللہ واحد قہار نے ڈھادی، پورا قہر اس آیۂ کریمہ اور اس کی شانِ نزول نے توڑا، یہاں اللہ عزوجل یہ حکم لگا رہا ہے کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی غیب دانی سے منکر ہو وہ کافر ہے، وہ اللہ و رسول سے ٹھٹھا کرتا ہے، وہ کلمہ گوئی کرکے مرتد ہوتا ہے۔ افسوس کہ یہاں اس چوتھی مثل کے سوا کچھ گنجائش نہیں کہ ؂

ما زیاراں چشم یاری داشتیم خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

(ہم نے دوستوں سے دوستی کی امید رکھی تھی جو کچھ ہم نے گمان کیا وہ خود غلط تھا۔ ت)

بھلا جس خدا کی توحید بنی رکھنے کے لئے نبی سے بگاڑی، رسولوں سے بگاڑی، سب کے علم پر دولتی جھاڑی، غضب ہے وہی خدا وہابیہ کو چھوڑ کر رسول کا ہو جائے الٹا وہابیہ پر حکمِ کفر لگائے، سچ ہے اب کسی سے دوستی کا دھرم نہ رہا، معلوم نہیں کہ اب مخالفین اپنے سرگروہوں کا فتوٰی مانتے ہیں یا اللہ واحد قہار کا۔ ولاحول ولا قوۃ الّا باللہ (نہ گناہ سے بچنے کی طاقت ہے نہ ہی نیکی کرنے کی قوت مگر بلندی و عظمت والے خدا کی طرف سے۔ ت)۔

امر سوم

ذاتی و عطائی کی جانب علم کا انقسام اور علماء کی تصریحات

مخالفین کو تو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے فضائل کریمہ کی دشمنی نے اندھا بہرا کر دیا، انھیں حق نہیں سُوجھتا مگر تھوڑی سی عقل والا سمجھ سکتا ہے کہ یہاں کچھ بھی دشواری نہیں۔

علم یقیناً اُن صفات میں سے ہے کہ غیر خدا کو بعطائے خدا مل سکتا ہے، تو ذاتی و عطائی کی طرف اس کا انقسام یقینی، یونہی محیط و غیر محیط کی تقسیم بدیہی۔ ان میں اللہ عزوجل کے ساتھ خاص ہونے کے

قابل صرف ہر تقسیم کی قسم اول ہے یعنی علم ذاتی وعلم محیط حقیقی۔

تو آیات واحادیث واقوال علماء جن میں دوسرے کے لئے اثباتِ علمِ غیب سے انکار ہے اُن میں قطعاً یہی قسمیں مراد ہیں۔ فقہاء کہ حکمِ تکفیر کرتے ہیں انھیں قسموں پر حکم لگاتے ہیں کہ آخر بنائے تکفیر یہی تو ہے کہ خدا کی صفتِ خاصہ دُوسرے کے لئے ثابت کی۔ اب یہ دیکھ لیجئے کہ خدا کے لئے علم ذاتی خاص ہے یا عطائی۔ حاش اللہ علم عطائی خدا کے ساتھ ہونا درکنار خدا کے لئے محال قطعی ہے کہ دوسرے کے دیے سے اسے علم حاصل ہو پھر خدا کے لئے علم محیط حقیقی خاص ہے یا غیر محیط، حاشا اللہ علم محیط خدا کے لئے محال قطعی ہے جس میں بعض معلومات مجہول رہیں، تو علمِ عطائی غیر محیط حقیقی غیر خدا کے لئے ثابت کرنا خدا کی صفتِ خاصہ ثابت کرنا کیونکر ہوا تکفیرِ فقہاء اگر اس طرف ناظر ہو تو معنے یہ ٹھہریں گے کہ دیکھو تم غیر خدا کے لئے وہ صفت ثابت کرتے ہو جو زنہار خدا کی صفت نہیں ہوسکتی لہذا کافر ہو یعنی وہ صفت غیر کے لئے ثابت کرنی چاہیے تھی جو خاص خدا کی صفت ہے، کیا کوئی احمق سا احمق ایسا اخبث جنون گوارا کرسکتا ہے ولکن النجدیۃ قوم لایعقلون (لیکن نجدی بے عقل قوم ہے۔ ت)

(۲۹ و ۳۰) امام ابن حجر کی فتاوٰی حدیثیہ میں فرماتے ہیں:

وماذکرناہ فی الاٰیۃ صرح بہ النووی رحمہ اللہ تعالٰی فی فتاواہ فقال معناھا لایعلم ذٰلک استقلالاً وعلم احاطۃ بکل المعلومات الا اللہ تعالٰی[1]

یعنی ہم نے جو آیات کی تفسیر کی امام نووی رحمہ اللہ تعالٰی نے اپنے فتاوٰی میں اس کی تصریح کی، فرماتے ہیں آیت کے معنٰی یہ ہیں کہ غیب کا ایسا علم صرف خدا کو ہے جو بذاتِ خود ہو اور جمیع معلومات کو محیط ہو۔

(۳۱) نیز شرح ہمزیہ میں فرماتے ہیں:

انہ تعالٰی اختص بہ لکن من حیث الاحاطۃ فلا ینافی ذٰلک اطلاع اللہ تعالٰی لبعض خواصہ علٰی کثیر من المغیبات حتی من الخمس التی قال صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فیھن خمس لایعلمھن الا اللہ[2]

غیب اللہ کے لئے خاص ہے مگر بمعنے احاطہ تو اس کے منافی نہیں کہ اللہ تعالٰی نے اپنے بعض خاصوں کو بہت سے غیبوں کا علم دیا یہاں تک کہ ان پانچ میں سے جن کو نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا ہے۔

---

[1] فتاوٰی حدیثیہ مطلب فی حکم ما اذا قال فلان یعلم الغیب مصطفی البابی مصر ص ۲۲۸

[2] افضل القراء لقراء ام القرٰی تحت شعر لک ذات العلوم الخ مجمع الثقافی ابوظبی ص ۴۳-۱۴۴

(۳۲) تفسیر کبیر میں ہے:

قولہ ولا اعلم الغیب یدل علی اعترافہ بانہ غیر عالم بکل المعلومات[1]

یعنی آیت میں جو نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو ارشاد ہوا تم فرمادو میں غیب نہیں جانتا، اس کے یہ معنی ہیں کہ میرا علم جمیع معلوماتِ الٰہیہ کو حاوی نہیں۔

(۳۳ و ۳۴) امام قاضی عیاض شفا شریف اور علامہ شہاب الدین خفاجی اس کی شرح نسیم الریاض میں فرماتے ہیں:

(ھذہ المعجزۃ) فی اطلاعہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم علی الغیب (المعلومۃ علی القطع) بحیث لایمکن انکارھا او التردد فیھا لاحد من العقلاء (لکثرۃ رواتھا و اتفاق معانیھا علی الاطلاع علی الغیب) وھذا لاینافی الاٰیات الدالۃ علی انہ لایعلم الغیب الا اللہ وقولہ ولوکنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر فان المنفی علمہ من غیر واسطۃ واما اطلاعہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم علیہ باعلام اللہ تعالٰی لہ فامر متحقق بقولہ تعالٰی فلا یظھر علٰی غیبہ احدًا الا من ارتضی من رسول[2]

رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کا معجزہ علم غیب یقیناً ثابت ہے جس میں کسی عاقل کو انکار یا تردد کی گنجائش نہیں کہ اس میں احادیث بکثرت آئیں اور ان سب سے بالاتفاق حضور کا علم غیب ثابت ہے اور یہ ان آیتوں کے کچھ منافی نہیں جو بتاتی ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا اور یہ کہ نبی صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کو اس کہنے کا حکم ہوا کہ میں غیب جانتا تو اپنے لئے بہت خیر جمع کرلیتا۔ اس لئے کہ آیتوں میں نفی اس علم کی ہے جو بغیر خدا کے بتائے ہو اور اللہ تعالٰے کے بتائے سے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو علم غیب ملنا تو قرآن عظیم سے ثابت ہے کہ اللہ اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوا اپنے پسندیدہ رسول کے۔

(۳۵) تفسیر نیشاپوری میں ہے:

لا اعلم الغیب فیہ دلالۃ علی ان الغیب بالاستقلال لایعلمہ الا اللہ[3]

آیت کے یہ معنی ہیں کہ علم غیب جو بذاتِ خود ہو وہ خدا کے ساتھ خاص ہے۔

---

[1] مفاتیح الغیب

[2] نسیم الریاض شرح الشفا للقاضی عیاض ومن ذلک ما اطلع علیہ من الغیوب مرکز اہلسنت برکات رضا ۳/ ۱۵۰

[3] غرائب القرآن (تفسیر النیسابوری) تحت آیۃ ۶/ ۵۰ مصطفی البابی مصر ۶/ ۱۱۰

(۳۶) تفسیر انموذج جلیل میں ہے :

معناہ لایعلم الغیب بلا دلیل الا اللہ او بلا تعلیم الا اللہ او جمیع الغیب الا اللہ۔[1]

آیت کے یہ معنی ہیں کہ غیب کو بلا دلیل و بلا تعلیم جاننا یا جمیع غیب کو محیط ہونا یہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے۔

(۳۷) جامع الفصولین میں ہے :

یجاب بانہ یمکن التوفیق بان المنفی ھو العلم بالاستقلال لا العلم بالاعلام او المنفی ھو المجزوم بہ لا المظنون ویؤیدہ قولہ تعالٰی اتجعل فیھا من یفسد فیھا الآیۃ لانہ غیب اخبر بہ الملٰئکۃ ظنا منھم او باعلام الحق فینبغی ان یکفر لو ادعاہ مستقلا لا لو اخبر بہ باعلام فی نومہ او یقظتہ بنوع من الکشف اذ لا منافاۃ بینہ وبین الآیۃ لما مر من التوفیق۔[2]

(یعنی فقہا نے دعویٔ علم غیب پر حکمِ کفر کیا اور حدیثوں اور ائمۂ ثقات کی کتابوں میں بہت غیب کی خبریں موجود ہیں جن کا انکار نہیں ہوسکتا) اس کا جواب یہ ہے کہ ان میں تطبیق یوں ہوسکتی ہے کہ فقہاء نے اس کی نفی کی ہے کہ کسی کے لئے بذاتِ خود علم غیب مانا جائے، خدا کے بتائے سے علم غیب کی نفی نہ کی، یا نفی قطعی کی ہے نہ ظنی کی، اور اس کی تائید یہ آیت کریمہ کرتی ہے: فرشتوں نے عرض کی کیا تو زمین میں ایسوں کو خلیفہ کرے گا جو اس میں فساد و خونریزی کریں گے۔ ملائکہ غیب کی خبر بولے مگر ظناً یا خدا کے بتائے سے، تو تکفیر اس پر چاہئے کہ کوئی بے خدا کے بتائے علم غیب ملنے کا دعوٰی کرے نہ یوں کہ براہِ کشف جاگتے یا سوتے میں خدا کے بتائے سے، ایسا علمِ غیب آیت کے کچھ منافی نہیں۔

(۳۸ و ۳۹) ردالمحتار میں امام صاحبِ ہدایہ کی مختارات النوازل سے ہے :

لو ادعی علم الغیب بنفسہ

اگر بذاتِ خود علمِ غیب حاصل کرلینے کا دعوٰی

---

[1]

[2] جامع الفصولین الفصل الثامن والثلاثون اسلامی کتب خانہ کراچی ۲/۳۰۲

يكفر [1]

کرے تو کافر ہے۔

(۴۰ تا ۴۴) اسی میں ہے:

قال في التتارخانية وفي الحجة ذكر في الملتقط انه لايكفر لان الاشياء تعرض على روح النبي صلى الله تعالى عليه وسلم وان الرسل يعرفون بعض الغيب قال الله تعالى عالم الغيب فلا يظهر على غيبه احدا الا من ارتضى من رسول اه، قلت بل ذكروا في كتب العقائد ان من جملة كرامات الاولياء الاطلاع على بعض المغيبات وردوا على المعتزلة المستدلين بهذه الاية على نفيها [2]

تاتارخانیہ میں ہے کہ فتاوٰی حجہ میں ہے ملتقط میں فرمایا کہ "جس نے اللہ و رسول کو گواہ کرکے نکاح کیا کافر نہ ہوگا اس لئے کہ اشیاء نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی روحِ مبارک پر عرض کی جاتی ہیں اور بیشک رسولوں کو بعض علم غیب ہے، اللہ تعالٰی فرماتا ہے: "غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا مگر اپنے پسندیدہ رسولوں کو"۔ علامہ شامی نے فرمایا کہ بلکہ ائمہ اہلسنت نے کتبِ عقائد میں فرمایا کہ بعض غیبوں کا علم ہونا اولیاء کی کرامت سے ہے اور معتزلہ نے اس آیت کو اولیاء کرام سے اس کی نفی پر دلیل قرار دیا۔ ہمارے ائمہ نے اس کا رد کیا یعنی ثابت فرمایا کہ آیہ کریمہ اولیاء سے بھی مطلقاً علم غیب کی نفی نہیں فرماتی۔

(۴۵) تفسیر غرائب القرآن و رغائب الفرقان میں ہے:

لم ينف الا الدراية من قبل نفسه وما نفى الدراية من جهة الوحي [3]

رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے اپنی ذات سے جاننے کی نفی فرمائی ہے خدا کے بتائے سے جاننے کی نفی نہیں فرمائی۔

(۴۶ و ۴۷) تفسیر جمل شرح جلالین و تفسیر خازن میں ہے:

المعنى لا اعلم الغيب الا ان

آیت میں جو ارشاد ہوا کہ میں غیب نہیں جانتا

---

[1] ردالمحتار کتاب الجہاد باب المرتد دار احیاء التراث العربی بیروت ۳/۲۹۷
[2] " کتاب النکاح قبیل فصل فی المحرمات " " ۲/۲۷۶
[3] غرائب القرآن (تفسیر النیساپوری) تحت آیۃ ۹/۴۶ مصطفی البابی مصر ۲۶/۸

یطلعنی اللہ تعالٰی علیہ[1]

اس کے معنٰی یہ ہیں کہ میں بے خدا کے بتائے نہیں جانتا۔

(۴۸) تفسیر البیضاوی میں ہے:

لا اعلم الغیب مالم یوح الی ولم ینصب علیہ دلیل[2]

آیت کے یہ معنٰی ہیں کہ جب تک کوئی وحی یا کوئی دلیل قائم نہ ہو مجھے بذاتِ خود غیب کا علم نہیں ہوتا۔

(۴۹) تفسیر عنایۃ القاضی میں ہے:

وعندہ مفاتیح الغیب وجہ اختصاصہا بہ تعالٰی انہ لا یعلمہا کما ھی ابتداءً الا ھو[3]

یہ جو آیت میں فرمایا کہ غیب کی کنجیاں اللہ ہی کے پاس ہیں اُس کے سوا انھیں کوئی نہیں جانتا اس خصوصیت کے یہ معنٰی ہیں کہ ابتداءً بغیر بتائے ان کی حقیقت دوسرے پر نہیں کھلتی۔

(۵۰) تفسیر علامہ نیشاپوری میں ہے:

(قل لا اقول لکم) لم یقل لیس عندی خزائن اللہ لیعلم ان خزائن اللہ وھی العلم بحقائق الاشیاء وماھیاتہا عندہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم باستجابۃ دعاءہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فی قولہ ارنا الاشیاء کما ھی ولکنہ یکلم الناس علٰی قدر عقولہم (ولا اعلم الغیب) ای لا اقول لکم ھذا مع انہ قال صلی اللہ تعالٰی علیہ

یعنی ارشاد ہوا کہ اے نبی! فرمادو کہ میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں۔ یہ نہیں فرمایا کہ اللہ کے خزانے میرے پاس نہیں، بلکہ یہ فرمایا کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس ہیں تاکہ معلوم ہوجائے کہ اللہ کے خزانے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے پاس ہیں مگر حضور لوگوں سے ان کی سمجھ کے قابل باتیں فرماتے ہیں، اور وہ خزانے کیا ہیں، تمام اشیاء کی حقیقت وماہیت کا علم حضور نے اسی کے ملنے کی دعا کی اور اللہ عزوجل نے قبول فرمائی۔ پھر فرمایا

---

[1] لباب التاویل (تفسیر الخازن) تحت الآیۃ ۷/ ۱۸۸ ۲/ ۲۸۰ والفتوحات الالٰہیۃ (تفسیر الجمل) ۲/ ۱۵۸

[2] انوار التنزیل (تفسیر البیضاوی) تحت آیۃ ۶/ ۵۰ دار الفکر بیروت ۲/ ۴۱۰

[3] عنایۃ القاضی علی تفسیر البیضاوی " ۶/ ۵۰ دار صادر بیروت ۴/ ۴۳

وسلم علمت ماکان وماسیکون[1] اھ مختصرًا۔

29 میں نہیں جانتا یعنی تم سے نہیں کہتا کہ مجھے غیب کا
29 علم ہے۔ ورنہ حضور تو خود فرماتے ہیں مجھے ماکان و مایکون کا علم ملا یعنی جو کچھ ہو گزرا اور جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے انتہی۔

الحمد للہ اس آیہ کریمہ کی کہ "فرمادو میں غیب نہیں جانتا" ایک تفسیر وہ بھی جو تفسیر کبیر سے گزری کہ احاطہ جمیع غیوب کی نفی ہے، نہ کہ غیب کا علم ہی نہیں۔

دوسری وہ بھی جو بہت کتب سے گزری کہ بے خدا کے بتائے جاننے کی نفی ہے نہ یہ کہ بتائے سے بھی مجھے علم غیب نہیں۔

اب بحمد اللہ تعالٰی سب سے لطیف تر یہ تیسری تفسیر ہے کہ میں تم سے نہیں کہتا کہ مجھے علم غیب ہے، اس لئے کہ اے کافرو! تم ان باتوں کے اہل نہیں ہو ورنہ واقع میں مجھے ماکان ومایکون کا علم ملا ہے۔ والحمد للہ رب العلمین۔

امر چہارم

علم غیب سے متعلق اجماعی مسائل

یہاں تک جو کچھ معروض ہوا جمہور ائمہ دین کا متفق علیہ ہے۔

(۱) بلاشبہہ غیر خدا کے لئے ایک ذرہ کا علم ذاتی نہیں اس قدر خود ضروریات دین سے اور منکر کافر۔

(۲) بلاشبہہ غیر خدا کا علم معلومات الٰہیہ کو حاوی نہیں ہوسکتا، مساوی درکنار تمام اولین و آخرین و انبیاء و مرسلین و ملائکہ و مقربین سب کے علوم مل کر علوم الٰہیہ سے وہ نسبت نہیں رکھ سکتے جو کروڑہا کروڑ سمندروں سے ایک ذراسی بوند کے کروڑویں حصے کو کہ وہ تمام سمندر اور یہ بوند کا کروڑواں حصہ دونوں متناہی ہیں، اور متناہی کو متناہی سے نسبت ضرور ہے بخلاف علوم الٰہیہ کہ غیر متناہی در غیر متناہی در غیر متناہی ہیں، اور مخلوق کے علوم اگرچہ عرش و فرش، شرق و غرب و جملہ کائنات از روز اول تا روز آخر کو محیط ہوجائیں آخر متناہی ہیں کہ عرش و فرش دو حدیں

---

[1] غرائب القرآن (تفسیر النیسابوری) تحت الآیۃ ۶/۵۰ مصطفی البابی مصر ۷/۱۱۲

ہیں۔ روزِ اول و روزِ آخر دو حدیں ہیں۔ اور جو کچھ دو حدوں کے اندر ہو سب متناہی ہے۔
بالفعل غیر متناہی کا علم تفصیلی مخلوق کو مل ہی نہیں سکتا تو جملہ علوم خلق کو علم الٰہی سے اصلاً نسبت ہونی ہی محال قطعی ہے نہ کہ معاذ اللہ توہم مساوات۔

(۳) یوں ہی اس پر اجماع ہے کہ اللہ عزوجل کے دیئے سے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو کثیر و وافر غیبوں کا علم ہے یہ بھی ضروریاتِ دین سے ہے جو اس کا منکر ہو کافر ہے کہ سرے سے نبوت ہی کا منکر ہے۔

(۴) اس پر بھی اجماع ہے کہ اس فضل جلیل میں محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کا حصہ تمام انبیاء و تمام جہان سے اتم و اعظم ہے اللہ عزوجل کی عطا سے حبیب اکرم صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کو اتنے غیبوں کا علم ہے جن کا شمار اللہ عزوجل ہی جانتا ہے مسلمانوں کا یہاں تک اجماع تھا مگر وہابیہ کو محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کی عظمت کس دل سے گوارا ہو۔ انھوں نے صاف کہہ دیا کہ،

(۱) حضور کو دیوار کے پیچھے کی بھی خبر نہیں[1]

(۲) وہ اور تو اور اپنے خاتمے کا بھی حال نہ جانتے تھے[2] ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا کہ،

(۳) خدا کے بتانے سے بھی اگر بعض مغیبات کا علم ان کے لئے مانے جب بھی شرک ہے[3]

(۴) اس پر قہر یہ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کو تو دیوار کے پیچھے کی بھی خبر نہ مانیں اور ابلیس لعین کے لئے تمام زمین کا علم محیط حاصل جانیں[4]

(۵) اس پر عذر کہ ابلیس کی وسعتِ علم نص سے ثابت ہے، فخرِ عالم کی وسعتِ علم کی کونسی نص قطعی ہے[5]

(۶) پھر ستم، قہر یہ کہ جو کچھ ابلیس کے لئے خود ثابت مانا محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم

---

[1] البراہین القاطعۃ	بحث علم غیب	مطبع بلاسا واقع ڈھور	ص ۵۱
[2] 〃 〃	〃	〃 〃 〃	〃
[3] 〃 〃	〃	〃 〃 〃	〃
[4] 〃 〃	〃	〃 〃 〃	〃
[5] 〃 〃	〃	〃 〃 〃	〃

کے لئے اس کے ماننے پر جھٹ حکمِ شرک جڑ دیا یعنی خاص صفت ابلیس کے لئے تو ثابت ہے وہ تو خدا کا شریک ہے، مگر حضور کے لئے ثابت کرو تو مشرک ہو۔

(۷) اس پر بعض غالی اور بڑھے اور صاف کہہ دیا کہ جیسا علمِ غیب محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو ہے ایسا تو ہر پاگل، ہر چوپائے کو ہوتا ہے[1] انا للہ وانا الیہ راجعون (بے شک ہم اللہ کے مال ہیں اور ہم کو اُسی کی طرف پھرنا ہے۔ ت)

اصل بحث ان کلماتِ ملعونہ کی ہے، خبثاء کاوا کاٹ کر (پینترا بدل کر) اس سے بچتے اور علم کے خاص وغیر خاص ہونے کی بحث بے علاقہ لے دوڑتے ہیں کہ علمِ غیب کو آیات واحادیث نے خاص بخدا بتایا ہے۔ فقہائے نے دوسرے کے لئے اس کے اثبات کو کفر کہا ہے۔ اس کا جواب تو اوپر معروض ہو چکا کہ خدا کے ساتھ خاص وہی علم ذاتی ومحیط حقیقی ہے غیر کے لئے اسی کے اثبات کو فقہاء کفر کہتے ہیں۔

علمِ عطائی غیر محیط حقیقی خدا کے لئے ہو ہی نہیں سکتا نہ کہ معاذ اللہ اس کی صفت خاصہ ہو یہ علم ہم نے نہ غیر خدا کے لئے مانا نہ وہ نصوص واقوال ہم پر وارد۔ مگر ان حضرات سے پُوچھئے کہ آیات واحادیث حصرو اقوال فقہاء، علم عطائی غیر محیط حقیقی کو بھی شامل ہیں یا نہیں، اگر نہیں تو تمہارا کتنا جنون ہے کہ انھیں ہم پر پیش کرتے ہو ان کو ہمارے دعوے سے کیا منافات ہوئی اور اگر اسے بھی شامل ہیں تو اب بتایئے کہ گنگوہی صاحب آپ ابلیس کے لئے جو علم محیط زمین اور تھانوی صاحب آپ ہر پاگل ہر چوپائے کے لئے جو علم غیب کے قائل ہیں آیا اُن کے لئے علم ذاتی حقیقی مانتے ہیں یا اس کا غیر، بر تقدیرِ اول قطعاً کافر ہو، بر تقدیرِ ثانی بھی خود تمہارے ہی منہ سے وہ آیات وہ احادیث و اقوالِ فقہاء تم پر وارد۔ اور تم اپنے ہی پیش کردہ دلائل سے خود کافر و مرتد۔

اب کہئے، مفر کدھر؟

ہاں مفر وہی ہے کہ ابلیس اور پاگل اور چوپائے سب تو علمِ غیب رکھتے ہیں، آیات واحادیث و اقوالِ فقہاء اُن کے لئے نہیں، وہ تو صرف محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نفیِ علم کے لئے ہیں۔ الا لعنۃ اللہ علی الظّٰلمین (خبردار! ظالموں پر اللہ تعالٰی کی لعنت ہے۔ ت)

---

[1] تغییر العنوان مع حفظ الایمان   دریبہ کلاں دہلی بھارت   ص ۱۷

امر پنجم

علمِ غیب کی اختلافی حدود اور مسلکِ عرفاء

فضلِ محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے منکروں کو جہنم جانے دیجئے۔ تتمہ کلام استماع فرمائیے،
ان تمام اجماعات کے بعد ہمارے علماء میں اختلاف ہوا کہ بے شمار علوم غیب جو مولٰی عزوجل نے اپنے محبوب اعظم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو عطا فرمائے آیا وہ روزِ اول سے یوم آخر تک تمام کائنات کو شامل ہیں جیسا کہ عموم آیات واحادیث کا مفاد ہے یا ان میں تخصیص ہے۔

بہت اہلِ ظاہر جانبِ خصوص گئے ہیں، کسی نے کہا متشابہات کا، کسی نے کہا خمس کا، کسی نے کہا ساعت کا، اور عام علماء باطن اور ان کے اتباع سے بکثرت علماء ظاہر نے آیات واحادیث کو ان کے عموم پر رکھا ماکان ومایکون جیسے مذکور ہیں ازانجا کہ غایت میں دخول وخروج دونوں محتمل ہیں ساعت داخل ہو یا نہیں بہرحال یہ مجموعہ بھی علوم الٰہیہ سے ایک بعض خفیف بلکہ انباء المصطفٰی حاضر ہے۔

میں نے قصیدہ بردہ شریف اور اس کی شرح ملا علی قاری سے ثابت کیا ہے کہ علمِ الٰہی تو علمِ الٰہی جو غیر متناہی در غیر متناہی ہے، یہ مجموعہ ماکان ومایکون کا علم علوم محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے سمندر سے ایک لہر ہے، پھر علمِ الٰہی غیر متناہی کے آگے اس کی کیا گنتی۔ اللہ کی قدر نہ جاننے والے اسی کو معاذ اللہ علمِ الٰہی سے مساوات ٹھہراتے ہیں وما قدروا اللّٰہ حق قدرہٖ[1] (اللہ کی ویسی قدر نہ کی جیسی قدر کرنے کا حق ہے۔ ت)

اور واقعی جب ان کے امام الطائفہ کے نزدیک ایک پیڑ کے پتے گن دینے پر خدائی آگئی تو ماکان ومایکون تو بڑی چیز ہے۔ خیر انھیں جانے دیجئے یہ خاص مسئلہ جس طرح ہمارے علماء اہلسنت میں دائر ہے مسائل خلافیہ اشاعرہ وماتریدیہ کے مثل ہے کہ اصلاً محل لوم نہیں۔

ہاں ہمارا مختار قولِ اخیر ہے جو عام عرفائے کرام وبکثرت اعلام کا مسلک ہے، اس بارے میں بعض آیات واحادیث واقوالِ ائمہ حضرت کو فقیر کے رسالے انباء المصطفٰی میں ملیں گے، اور اللؤلؤ المکنون فی علم البشیر وماکان ومایکون وغیرہ رسائلِ فقیر میں بحمد اللہ تعالٰی کثیر ووافر ہیں

---

[1] القرآن الکریم ۳۱ /۳۴

اور اقوالِ اولیائے کرام و علمائے عظام کی کثرت تو اس درجہ ہے کہ ان کے شمار کو ایک دفترِ عظیم درکار، یہاں بطور نمونہ صرف بعض اشاراتِ ائمہ پر اقتصار، وما توفیقی الا باللہ العزیز الغفار۔ حدیث صحیح جامع ترمذی جس میں نبی صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:

تجلّی لی کل شیئ وعرفت۔[1] ہر چیز مجھ پر روشن ہوگئی اور میں نے پہچان لی۔

اور فرمایا:

علمت ما فی السمٰوٰت وما فی الارض۔[2] میں نے جان لیا جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے۔

(۵۱) شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ میں اسی حدیث کے نیچے فرماتے ہیں:

"دانستم ہرچہ در آسمانہا و ہرچہ در زمینہا بود" عبارت ست از حصول تمامہ علوم جزئی وکلی و احاطہ آں۔[3] "میں نے جان لیا جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں تھا" اس حدیث میں تمام علوم جزی و کلی کے حاصل ہونے اور ان کے احاطہ کرنے کا بیان ہے۔ (ت)

(۵۲) امام محمد بوصیری قصیدہ بُردہ شریف میں عرض کرتے ہیں:

فان من جودك الدنیا وضرتھا
ومن علومك علم اللوح والقلم[4]

یارسول اللہ! دنیا و آخرت دونوں حضور کی بخشش سے ایک حصہ ہیں اور لوح و قلم کا علم (جس میں تمام ماکان ومایکون ہے) حضور کے علوم سے ایک ٹکڑا ہے۔

(۵۳) علامہ علی قاری اس کی شرح میں فرماتے ہیں:

کون علمھما من علومہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ان علومہ تتنوع الی الکلیات والجزئیات وحقائق و لوح و قلم کا علم علومِ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے ایک ٹکڑا اس لئے ہے کہ حضور کے علم متعدد انواع ہیں کلیات، جزئیات، حقائق،

---

[1] جامع سنن الترمذی کتاب التفسیر من سورۃ ص حدیث ۳۲۴۶ دارالفکر بیروت ۵/ ۱۶۰
[2] " " " " " " ۳۲۴۴ " " ۵/ ۱۵۹
[3] اشعۃ اللمعات کتاب الصلوٰۃ باب المساجد مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۱/ ۳۳۳
[4] مجموع المتون متن قصیدۃ البردۃ الشئون الدینیۃ دولۃ قطر ص ۱۰

دقائق وعوارف ومعارف تتعلق بالذات والصفات وعلمهما یکون سطرا من سطور علمه ونهرا من بحور علمه ثم مع ھذا ھو من برکة وجوده صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔[1]

دقائق، عوارف اور معارف کہ ذات وصفاتِ الٰہی سے متعلق ہیں اور لوح وقلم کا علم تو حضور کے مکتوب علم سے ایک سطر اور اس کے سمندروں سے ایک نہر ہے پھر بایں ہمہ وہ حضور ہی کی برکت وجود سے تو ہے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

(۵۴) ام القرٰی شریف میں ہے:

وسع العٰلمین علمًا وحلمًا۔[2]

حضور کا علم وحلم تمام جہان کو محیط ہے۔

(۵۵) امام ابن حجر مکی اس کی شرح میں فرماتے ہیں:

لان اللہ تعالٰی اطلعه علی العالم فعلم علم الاولین والاٰخرین ماکان ومایکون۔[3]

اس لئے کہ اللہ تعالٰی نے حضور کو تمام عالم پر اطلاع دی تو سب اولین وآخرین کا علم حضور کو ملا جو ہو گزرا اور جو ہونے والا ہے سب جان لیا۔

(۵۶ و ۵۷) نسیم الریاض میں ہے:

ذکر العراقی فی شرح المھذب انه صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم عرضت علیه الخلائق من لدن اٰدم علیه الصلٰوۃ والسلام الی قیام الساعة فعرفھم کلھم کما علم اٰدم الاسماء۔[4]

امام عراقی شرح مہذب میں فرماتے ہیں کہ آدم علیہ الصلٰوۃ والسلام سے لے کر قیامت تک کی تمام مخلوقاتِ الٰہی حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر عرض کی گئیں تو حضور علیہ الصلٰوۃ والسلام نے ان سب کو پہچانا جس طرح آدم علیہ الصلٰوۃ والسلام کو تمام نام تعلیم ہوئے تھے۔

(۵۸) اسی لئے امام بوصیری مدحیہ ہمزیہ میں عرض کرتے ہیں: ؎

---

[1] الزبدۃ العمدۃ فی شرح البردۃ ناشر جمعیۃ علماء سکندریہ خیرپور سندھ ص ۱۱۷

[2] مجموع المتون متن قصیدۃ الھمزیہ فی مدح خیر البریۃ الشؤون الدینیۃ دولۃ قطر ص ۱۸

[3] افضل القرٰی القراء ام القرٰی

[4] نسیم الریاض الباب الثالث فصل فیما ورد من ذکر مکانتہ مرکز اہلسنت برکاتِ رضا گجرات الہند ۲/ ۲۰۸

لك ذات العلوم من عالم الغيب ۔ ب ومنها لأدم الاسماء[1]

عالم غیب سے حضور کے لئے علوم کی ذات ہے اور آدم علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے نام۔

(۵۹ و ۶۰) امام ابن حاج مکی مدخل اور امام احمد قسطلانی مواہب لدنیہ شریف میں فرماتے ہیں،

قد قال علماؤنا رحمهم الله تعالٰى ان الزائر يشعر نفسه بانه واقف بين يديه صلى الله تعالٰى عليه وسلم كما هو فى حياته اذ لا فرق بين موته وحياته صلى الله تعالٰى عليه وسلم اعنى فى مشاهدته لامته ومعرفته باحوالهم ونياتهم وعزائمهم وخواطرهم وذلك عنده جلى لاخفاء فيه[2]

بیشک ہمارے علماء رحمہم اللہ تعالٰی نے فرمایا کہ زائر اپنے نفس کو آگاہ کر دے کہ وہ حضور اقدس صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے سامنے حاضر ہے جیسا کہ حضور کی حیات ظاہر میں، اس لئے کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی حیات و وفات میں اس بات میں کچھ فرق نہیں کہ وہ اپنی امت کو دیکھ رہے ہیں اور اُن کی حالتوں، نیتوں، ارادوں اور دل کے خطروں کو پہچانتے ہیں اور یہ سب حضور پر روشن ہے جس میں اصلاً پوشیدگی نہیں۔

(۶۱) نیز مواہب شریف میں ہے ؛

لا شك ان الله تعالٰى قد اطلعه على ازيد من ذلك والقى عليه علوم الاولين والأخرين[3]

کچھ شک نہیں کہ بلاشبہ اللہ تعالٰی نے اس سے بھی زائد حضور کو علم دیا اور تمام اگلے پچھلوں کا علم حضور پر القا فرمایا۔

(۶۲ تا ۶۴) امام قاضی پھر علامہ قاری پھر علامہ مناوی تیسیر شرح جامع صغیر امام سیوطی میں لکھتے ہیں :

النفوس القدسية اذا تجردت

پاک جانیں جب بدن کے علاقوں سے جدا

---

[1] مجموع المتون من قصیدۃ الھمزیۃ الشئون الدینیۃ دولۃ قطر ص ۱۱

[2] المدخل لابن الحاج فصل فی الکلام علی زیارۃ سید المرسلین دار الکتاب العربی بیروت ۱/۲۵۲

المواہب اللدنیۃ المقصد العاشر الفصل الثانی المکتب الاسلامی " ۴/۵۸۰

[3] " " المقصد الثامن الفصل الثالث " " " ۳/۵۶۰

عن العلائق البدنية اتصلت بالملاء الاعلٰی ولم یبق لھا حجاب فتری و تسمع الکل کالمشاھد[1]

ہوتی ہیں ملاءِ اعلٰی سے مل جاتی ہیں اور ان کیلئے کچھ پردہ نہیں رہتا تو سب کچھ ایسا دیکھتی سنتی ہیں جیسے یہاں موجود ہیں۔

(۶۵) ملا علی قاری شرح شفا شریف میں فرماتے ہیں:

ان روح النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم حاضرۃ فی بیوت اھل الاسلام[2]

نبی صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی روح کریم تمام جہان میں ہر مسلمان کے گھر میں تشریف فرما ہے۔

(۶۶) مدارج النبوۃ شریف میں ہے:

ہرچہ در دنیا است از زمان آدم تا اوان نفخۂ اولٰی بر وے صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم منکشف ساختند تا ہمہ احوال او را از اول تا آخر معلوم کرد ویاران خود را نیز از بعضے ازاں احوال خبر داد[3]

جو کچھ دنیا میں ہے آدم علیہ السلام کے زمانے سے نفخۂ اولٰی تک حضور صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر منکشف کر دیا ہے یہاں تک کہ تمام احوال آپ کو اول سے آخر تک معلوم ہوگئے ان میں سے کچھ اپنے دوستوں کو بھی بتا دئے۔

(۶۷) نیز فرماتے ہیں قدس سرہٗ:

وھو بکل شیئ علیم ووے صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم داناست برہمہ چیز از شیونات ذات الٰہی و احکام صفات حق و اسماء و افعال و آثار بجمیع علوم ظاہر و باطن اول و آخر احاطہ نمودہ و مصداق "فوق کل ذی علم علیم" شدہ۔ علیہ من الصلوات افضلھا و من التحیات اتمھا و اکملھا[4]

"وہ ہر چیز کا جاننے والا ہے" اور حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تمام چیزوں کو جانتے ہیں۔ اللہ کی شانوں اور اس کے احکام اور صفات کے احکام اور اسماء و افعال و آثار میں، اور تمام علوم ظاہر و باطن اول و آخر کا احاطہ کرلیا اور "فوق کل ذی علم علیم" کا مصداق ہوگئے، ان پر اللہ کی بہترین رحمتیں ہوں اور اتم و اکمل تحیات ہوں۔

---

[1] التیسیر شرح الجامع الصغیر تحت حدیث حیثما کنتم فصلوا علی الخ مکتبۃ الامام الشافعی ریاض ۱/ ۵۰۲

[2] شرح الشفاء للملا علی قاری فصل فی المواطن التی تستحب فیھا الصلوٰۃ والسلام دارالکتب العلمیہ بیروت ۲/ ۱۱۸

[3] مدارج النبوۃ باب پنجم، وصل خصائص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۱/ ۱۴۴

[4] " " مقدمۃ الکتاب " " " ۱/ ۳

(۶۸) شاہ ولی اللہ صاحب فیوض الحرمین میں لکھتے ہیں:

افاض علی من جنابه المقدس صلی الله تعالٰی علیه وسلم کیفیة ترقی العبد من حیزه الٰی حیز القدس فیتجلی له حینئذٍ کل شیئ کما اخبر عن هذا المشهد فی قصة المعراج السامی[1]

مجھ پر رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی بارگاہ سے فائض ہوا کہ بندہ کیونکر اپنی جگہ سے مقام مقدس تک ترقی کرتا ہے کہ ہر شے اس پر روشن ہوجاتی ہے جیسا کہ قصہ معراج کے واقعہ میں رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اس مقام سے خبر دی۔

(۶۹) نیز اسی میں ہے:

العارف ینجذب الی حیز الحق فیصیر عبد الله فتجلی له کل شیئ[2]

عارف مقام حق تک کھنچ کر بارگاہ قرب میں ہوتا ہے تو ہر چیز اس پر روشن ہوجاتی ہے۔

(۷۰) اسی میں ولی فرد کے خصائص سے لکھا کہ وہ تمام نشأۃ عنصری جسمانی پر مستولی ہوتا ہے۔ پھر لکھا کہ یہ استیلاء انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام میں تو ظاہر ہے۔

واما فی غیرهم فمناصب وراثة الانبیاء کالمجددیة والقطبیة وظهور اٰثارها واحکامها والبلوغ الٰی حقیقة کل علم وحال[3]

رہے غیر انبیاء، ان میں وراثت کے منصب میں جیسے مجدد و قطب ہونا۔ اور ان کے آثار و احکام کا ظاہر ہونا اور علم و حال کی حقیقت کو پہنچ جانا۔

(۷۱) اسی میں تقریر مذکور و تفصیل دقائق فرد کے بعد ہے:

بعد ذٰلك كله جبلت نفسه نفسا قدسیة لایشغلها شان عن شان ولا یاتی علیه حال من الاحوال الی التجرد الی النقطة الکلیة الا وهو خبیر

اور اس سب کے بعد بات یہ ہے کہ مرد کا نفس اصل خلقت میں نفس قدسی بنایا جاتا ہے اسے ایک بات دوسری سے مشغول نہیں کرتی (یعنی یہ نہیں ہوتا کہ ایک دھیان میں اور طرف کا خیال نہ رہے بلکہ ہر جانب اس کی نگاہ ایک سی رہتی ہے)

---

[1] فیوض الحرمین مشہد اللہ تعالٰی مخلوق کی طرف کتاب نازل کرنے کے وقت کہا کرتا ہے محمد سعید اینڈ سنز کراچی ص ۱۶۹

[2] " " قدم صدق عند ربھم کی تفسیر محمد سعید اینڈ سنز کراچی ص ۱۷۵

[3] " " مشہد آخر یعنی دقائق اور انکے اثرات " " " " ص ۲۸۰ و ۲۸۱

بھا الاٰن و انما الاٰتی تفصیل لاجمال[1]

اور اب سے لے کر اُس وقت تک کہ وہ سب سے جُدا ہو کر مرکز عالم سے جا ملے یعنی وقتِ وفات تک جو کچھ حال اس پر آنے والا ہے اُس سب کی اس وقت اسے خبر ہے، وہ جو آئے گا اجمال کی تفصیل ہی ہوگا۔

(۷۲) امام قاضی عیاض شفا شریف میں فرماتے ہیں:

ھذا مع انہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کان لایکتب ولکنہ اوتی علم کل شیئ حتی قد وردت اٰثار بمعرفتہ حروف الخط وحسن تصویرھا کقولہ لاتمدوا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم رواہ ابن شعبان من طریق ابن عباس وقولہ الحدیث الاٰخر الذی روی عن معٰویۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ انہ کان یکتب بین یدیہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فقال لہ الق الدواۃ وحرف القلم واقم الباء وفرق السین ولاتعور المیم وحسن اللہ ومد الرحمٰن وجود الرحیم[2]

یعنی حالانکہ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لکھتے نہ تھے مگر حضور کو ہر چیز کا علم عطا ہوا تھا یہاں تک کہ بیشک حدیثیں آئی ہیں کہ حضور کتابت کے حروف پہچانتے تھے اور یہ کہ کس طرح لکھے جائیں تو خوبصورت ہوں گے، جیسے ایک حدیث ابن شعبان نے عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: "بسم اللہ کشش سے نہ لکھو (سین میں دندانے ہوں نری کشش نہ ہو)" دوسری حدیث (مسند الفردوس) میں امیر معاویہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہوئی کہ یہ حضور کے سامنے لکھ رہے تھے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ دوات میں صوف ڈالو اور قلم پر ترچھا قط دو اور بسم اللہ کی ب کھڑی لکھو اور اسکے دندانے جُدا رکھو اور میم اندھا نہ کردو (اس کے چشمہ کی سفیدی کُھلی رہے) اور لفظ اللہ خوبصورت لکھو اور لفظ رحمٰن میں کشش ہو (رحمٰن یا رحمٰن یا رحمٰن) اور لفظ رحیم اچھا لکھو۔

(۷۳ و ۷۴) امام شعرانی قدس سرہ کتاب الجواہر والدرر نیز کتاب درۃ الغواص میں سید علی خواص

---

[1] فیوض الحرمین مشہد آخر العینی وقائق اور ان کے اثرات محمد سعید اینڈ سنز کراچی ص ۲۸۴-۲۸۵

[2] الشفاء بحقوق المصطفٰی فصل ومن معجزاتہ الباہرۃ المطبعۃ الشرکۃ الصحافیۃ ۱/ ۲۹۸ و ۲۹۹

رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ناقل:

محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فھو الاول والاٰخر والظاھر والباطن وقد ولج حین اسری بہ عالم الاسماء الذی اولھا مرکز الارض واخرھا السماء الدنیا بجمیع احکامھا وتعلقاتھا ثم ولج البرزخ الی انتھائہ وھو السماء السابعۃ ثم ولج عالم العرش الی مالا نھایۃ الیہ، و انفتح فی برزخیتہ تصور العوالم الالٰھیۃ والکونیۃ اھ[1] ملتقطاً۔

محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہی اول وآخر وظاہر و باطن ہیں وہ شب معراج مرکز زمین سے آسمان تک تشریف لے گئے اور اس عالم کے جملہ احکام اور تعلقات جان لیے پھر آسمان سے عرش اور عرش سے لاانتہا تک اور حضور کے برزخ میں تمام عالم علوی وسفلی کی صورتیں منکشف ہوگئیں۔

(۷۵) تفسیر کبیر میں زیر آیہ کریمہ "وکذٰلک نری ابراھیم ملکوت السمٰوٰت والارض[2]" (اور اسی طرح ہم ابراہیم کو دکھاتے ہیں ساری بادشاہی آسمانوں اور زمین کی۔ ت) فرمایا:

الاطلاع علی اٰثار حکمۃ اللہ تعالٰی فی کل واحد من مخلوقات ھذا العالم بحسب اجناسھا وانواعھا واصنافھا واشخاصھا و احوالھا مما لایحصل الا للاکابر من الانبیاء علیھم الصلوٰۃ والسلام ولھذا المعنی کان رسولنا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یقول فی دعائہ اللھم ارنا الاشیاء کما ھی[3]۔

اس عالم کی تمام جنسوں اور نوعوں اور صنفوں اور شخصوں اور حرکتوں ہر ہر مخلوق میں حکمت الٰہیہ کے آثار پر انھیں اکابر کو اطلاع ہوتی ہے جو انبیاء ہیں علیہم الصلوٰۃ والسلام، اسی لئے حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ الٰہی! ہم کو تمام چیزیں جیسی وہ ہیں دکھا دے اھ۔

اقول یہاں مقصود اس قدر ہے کہ ان امام اہلسنت کے نزدیک انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اس عالم کی تمام مخلوقات کے ایک ایک ذرہ کی جنس، نوع، صنف، شخص، جسم اور ان سب میں اللہ کی حکمتیں بالتفصیل

---

[1] الجواہر والدرر علی ہامش الابریز مصطفی البابی مصر ص ۲۱۱ تا ۲۱۳

[2] القرآن الکریم ۶/ ۷۶

[3] مفاتیح الغیب (التفسیر الکبیر) تحت آیۃ ۶/ ۷۵ المطبعۃ البہیۃ المصریۃ مصر ۱۳/ ۴۵

جانتے ہیں، وہابیہ کے نزدیک کافرومشرک ہونے کو یہی بہت ہے، بلکہ ان کے نزدیک امام ممدوح کو کافر و مشرک سے بہت بڑھ کر کہنا چاہیے۔

گنگوہی صاحب نے صرف اتنی بات کو کہ دنیا میں جہاں کہیں مجلسِ میلاد مبارک ہو حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو اطلاع ہو جائے زمین کا علم محیط مانا اور صاف حکم شرک جڑ دیا کہ "شرک نہیں تو کون سا حصہ ایمان کا ہے۔"[1]

تو امام کہ صرف زمین درکنار، زمین وآسمان وفرش وعرش وتمام عالم کے جملہ اجناس و انواع و اصناف واشخاص و اجرام کو نہ صرف حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بلکہ اور انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا بھی علم محیط مانتے ہیں۔ گنگوہی دھرم میں ان کو تو کئی لاکھ درجے ڈبل کافر ہونا چاہیے، والعیاذ باللہ تعالٰی، ورنہ اصل بات یہ ہے کہ اصالۃً علوم غیب اور ان کے عطا و نیابت سے ان کے خدام اکابر اولیائے کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم کو بھی ایک ایک ذرہ عالم کا تفصیلی علم عطا ہونا ہرگز ممنوع نہیں نہیں بلکہ بتصریح اولیاء واقع ہے، جیسا کہ عنقریب آتا ہے، وللہ الحمد۔

(۷۶) یہی مضمون شریف تفسیر نیشاپوری میں بایں عبارت ہے:

الاطلاع علٰی تفاصیل اٰثار حکمۃ اللہ تعالٰی فی کل احد من مخلوقات ھٰذہ العوالم بحسب اجناسھا و انواعھا و اصنافھا واشخاصھا وعوارضھا و لواحقھا کما ھی لا تحصل الا لاکابر الانبیاء و لھٰذا قال صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فی دعائہ ' ارنی الاشیاء کما ھی '[2]	ان عالموں کی مخلوقات میں سے ہر ایک کے تمام آثار حکمت الٰہیہ پر ان کی جنسوں، نوعوں، قسموں اور فردوں نیز عوارض ولواحق حقیقیہ پر مطلع ہونا اکابر انبیاء کے علاوہ کسی کو حاصل نہیں ہوتا۔ اسی وجہ سے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے دعا میں عرض کیا کہ مجھے اشیاء کی حقیقتیں دکھا۔ (ت)

اس میں اٰثار حکمۃ اللہ کے ساتھ تفاصیل زائد ہے اور ھٰذا العالم کی جگہ ھٰذہ العوالم ہے کہ نظر تفصیلی پر زیادہ دلالت کرتا ہے، اور اجناس وانواع واصناف واشخاص کے ساتھ عوارض ولواحق بھی مذکور ہے کہ احاطہ جملہ جواہر و اعراض میں تصریح تر ہو، اگرچہ اجناس عالم

---

[1] البراہین القاطعۃ بحث علمِ غیب مطبع بلاسا واقع ڈھور ص ۵۱

[2] غرائب القرآن (تفسیر النیسابوری) آیۃ ۶/ ۷۵ مصطفی البابی مصر ۷/ ۱۴۱

میں عوارض بھی داخل تھے پھر ان کے ساتھ کما ھی کا لفظ اور زیادہ ہے کہ صحت علم غیر مشوب بالخطاء والوہم (غلطی اور وہم کی آلائش سے پاک۔ت) کی تاکید ہو۔ فجزاہم اللہ تعالٰی خیر جزاء آمین۔

(۷۷) نیشاپوری میں زیر آیہ کریمہ "وجئنابك علٰی ھٰؤلاء شھیدا"[1] (اور اے محبوب! تمہیں ان سب پر گواہ اور نگہبان بنا کر لائیں گے۔ت) فرمایا:

لان روحه صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم شاهد علٰی جمیع الارواح والقلوب والنفوس لقوله صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم اول ماخلق اللہ روحی[2]

یہ جو رب عزوجل نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے فرمایا کہ "ہم تمہیں ان سب پر گواہ بنا کر لائیں گے" اس کی وجہ یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی روحِ انور تمام جہان میں ہر ایک کی رُوح، ہر ایک کے دل، ہر ایک کے دل، ہر ایک کے نفس کا مشاہدہ فرماتی ہے (کوئی روح، کوئی دل، کوئی نفس ان کی نظرِ کرم سے اوجھل نہیں، جب تو سب پر گواہ بنا کر لائے جائیں گے کہ شاہد کو مشاہدہ ضرور ہے) اس لئے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے اللہ تعالٰی نے میری روح کریم کو پیدا کیا (تو عالم میں جو کچھ ہوا حضور کے سامنے ہی ہوا)۔

(۷۸) حافظ الحدیث سیدی احمد سجلماسی قدس سرہ اپنے شیخ کریم حضرت سیدی عبدالعزیز بن مسعود دباغ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے کتاب مستطاب ابریز میں روایت فرماتے ہیں کہ انھوں نے آیہ کریمہ "وعلم اٰدم الاسماء کلھا"[3] (اور اللہ تعالٰی نے آدم علیہ السلام کو تمام اشیاء کے نام سکھائے۔ت) کے متعلق فرمایا:

المراد بالاسماء الاسماء العالیة لا الاسماء النازلة فان کل مخلوق له اسم عال واسم نازل، فالاسم النازل هو الذی یشعر بالمسمّٰی فی الجملة والاسم العالی هو الذی

اس کلام نورانی و اعلام ربانی ایمان افروز، کفران سوز کا خلاصہ یہ ہے کہ ہر چیز کے دو نام ہیں علوی و سفلی۔ سفلی نام تو صرف مسمّٰی سے ایک گونہ آگاہی دیتا ہے۔ اور علوی نام سنتے ہی یہ معلوم ہوجاتا ہے

---

[1] القرآن الکریم ۴/ ۴۱

[2] غرائب القرآن

[3] القرآن الکریم ۲/ ۳۱

یشعر باصل المسمّٰی ومن ای شیٔ ھو و بفائدۃ المسمّٰی ولای شیٔ یصلح الفاس من سائر ما یستعمل فیہ وکیفیۃ صنعۃ الحداد لہ فیعلم من مجرد سماع لفظہ ھٰذہ العلوم والمعارف المتعلقۃ بالفاس وھٰکذا کل مخلوق والمراد بقولہ تعالٰی "الاسماء کلھا" الاسماء التی یطیقھا اٰدم ویحتاج الیھا سائر البشر اولھم بھا تعلق وھی من کل مخلوق تحت العرش الٰی ماتحت الارض فیدخل فی ذٰلک الجنۃ والنار والسمٰوٰت السبع وما فیھن ومابینھن ومابین السماء والارض و ما فی الارض من البراری والقفار والاودیۃ والبحار والاشجار فکل مخلوق فی ذٰلک ناطق او جامدٌ الّا و اٰدم یعرف من اسمہ تلک الامور الثلٰثۃ اصلہ وفائدتہ وکیفیۃ ترتیبہ ووضع شکلہ فیعلم من اسم الجنۃ من این خلقت ولای شیٔ خلقت وترتیب مراتبھا وجمیع ما فیھا من الحور وعدد من یسکنھا بعد البعث ویعلم من لفظ النار مثل ذٰلک ویعلم من لفظ السماء مثل ذٰلک ولای شیٔ کانت الاولٰی فی محلھا والثانیۃ وھٰکذا فی کل سماء ویعلم من لفظ الملٰئکۃ من ای شیٔ خلقوا ولای شیٔ خلقوا وکیفیۃ خلقھم وترتیب مراتبھم وبای شیٔ استحق

کہ مسمّٰی کی حقیقت و ماہیت کیا ہے اور کیونکر پیدا ہوا اور کاہے سے بنا اور کس لئے بنا۔ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تمام اشیاء کے یہ علوی نام تعلیم فرمائے گئے جس سے انھوں نے حسبِ طاقت وحاجتِ بشری تمام اشیاء جان لیں، اور یہ زیرِ عرش سے زیرِ فرش تک کی تمام چیزیں ہیں جس میں جنت و دوزخ وہفت آسمان اور جو کچھ اُن میں ہے اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اور جو کچھ آسمان و زمین کے درمیان ہے اور جنگل اور صحرا اور نالے اور دریا اور درخت وغیرہ جو کچھ زمین میں ہے غرض یہ تمام مخلوقات ناطق و غیر ناطق ان کے صرف نام سُننے سے آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو معلوم ہوگیا کہ عرش سے فرش تک ہر شَے کی حقیقت یہ ہے اور فائدہ یہ ہے اور اس ترتیب سے اس شکل پر ہے۔ جنت کا نام سُنتے ہی انھوں نے جان لیا کہ کہاں سے بنی اور کس لئے بنی اور اُس کے مرتبوں کی ترتیب کیا ہے اور جس قدر اُس میں حوریں ہیں اور قیامت کے بعد اتنے لوگ اُس میں آجائیں گے، اسی طرح نار (دوزخ)، یُوں ہی آسمان، اور یہ کہ پہلا آسمان وہاں کیوں ہُوا اور دوسرا دوسری جگہ کیوں ہوا، اسی طرح ملائکہ کا لفظ سُننے سے انھوں نے جان لیا کہ کاہے سے بنے اور کیونکر بنے اور انکے مرتبوں کی ترتیب کیا ہے اور کس لئے یہ فرشتہ اس مقام کا مستحق ہوا اور دوسرا دوسرے کا۔ اسی طرح عرش سے زیرِ زمین تک ہر فرشتے کا حال۔ اور یہ

ھذا الملك ھذا المقام واستحق غیرہ مقامًا اٰخر وھکذا فی کل ملك فی العرش الٰی ما تحت العرش، فھٰذہ علوم اٰدم واولادہ من الانبیاء علیھم الصلٰوۃ والسلام والاولیاء الکمل رضی اللہ تعالٰی عنھم اجمعین، و انما خص اٰدم بالذکر لانہ اوّل من علم ھٰذہ العلوم ومن علمھا من اولادہ فانما علمھا بعدہ ولیس المراد انہ لایعلمھا الا اٰدم و انما خصصناھا بما یحتاج الیہ و ذریتہ و بما یطیقونہ لئلا یلزم من عدم التخصیص الاحاطۃ بمعلومات اللہ تعالٰی وانما قال تنزلت اشارۃ الی الفرق بین علم النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بھذہ العلوم و بین علم اٰدم وغیرہ من الانبیاء علیھم الصلٰوۃ بھا فانھم اذا توجھوا الیھا یحصل لھم شبہ مقام عن مشاھدۃ الحق سبحانہ وتعالٰی واذا توجھوا نحو مشاھدۃ الحق سبحانہ وتعالٰی حصل لھم شبہ النوم عن ھذہ العلوم، ونبینا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لقوتہ لایشغلہ ھذا عن ھذا فھو اذا توجہ نحو الحق سبحانہ وتعالٰی حصلت لہ المشاھدۃ التامۃ وحصل لہ مع ذٰلك مشاھدۃ ھذہ العلوم وغیرھا مما لایطلق واذا توجہ نحو ھذہ العلوم حصلت لہ مع حصول ھذہ المشاھدۃ فی الحق

تمام علوم صرف آدم علیہ الصلٰوۃ والسلام ہی کو نہیں بلکہ ہر نبی اور ہر ولی کامل کو عطا ہوئے ہیں، علیہم الصلٰوۃ والسلام۔ آدم کا نام خاص اس لئے لیا کہ ان کو یہ علوم پہلے ملے، پھر فرمایا کہ ہم نے بقدر طاقت وحاجت کی قید لگا کر صرف عرش تا فرش کی تمام اشیاء کا احاطہ اس لئے رکھا کہ جملہ معلوماتِ الٰہیہ کا احاطہ نہ لازم آئے اور ان علوم میں ہمارے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ودیگر انبیاء علیہم الصلٰوۃ والسلام میں یہ فرق ہے کہ اور جب ان علوم کی طرف متوجہ ہوتے ہیں تو ان کو مشاہدۂ حضرت عزت جلالہ سے ایک گونہ غفلت سی ہوجاتی ہے اور جب مشاہدۂ حق کی طرف توجہ فرمائیں تو ان علوم کی طرف سے ایک نیند سی آجاتی ہے مگر ہمارے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو ان کی کمال قوت کے سبب ایک علم دوسرے علم سے مشغول نہیں کرتا، وہ عین مشاہدۂ حق کے وقت ان تمام علوم اور ان کے سوا اور علموں کو جانتے ہیں جن کی طاقت کسی میں نہیں اور ان علوم کی طرف عین توجہ میں مشاہدۂ حق فرماتے ہیں۔ اور ان کو نہ مشاہدۂ حق، مشاہدۂ خلق سے پردہ ہو نہ مشاہدۂ خلق مشاہدۂ حق سے، پاکی وبلندی اُسے جس نے اُن کو یہ علوم اور یہ قوتیں بخشیں، صلی اللہ

سبحٰنہ وتعالٰی فلا تحجبہ مشاھدۃ الحق تعالٰی علیہ وسلم۔ 30
عن مشاھدۃ الخلق ولا مشاھدۃ الخلق
عن مشاھدۃ الحق سبحٰنہ وتعالٰی[1]

کیوں وہابیو! ہے کچھ دم؟ ہاں ہاں تقویۃ الایمان و براہین قاطعہ کی شرک دانی لے کر دوڑیو، مشرک مشرک کی تسبیح بجائیو، کل قیامت کو کھل جائے گا کہ مشرک، کافر، مرتد، خاسر کون تھا سیعلمون غدًا من الکذاب الاشر[2] (بہت جلد کل جان جائیں گے کون تھا بڑا جھوٹا اترونا۔ ت)۔

اَشر بھی دو قسم کے ہوتے ہیں:

(۱) اَشر قولی کہ زبان سے بک بک کرے۔

(۲) اَشر فعلی کہ زبان سے چپ اور خباثت سے باز نہ آئے۔

وہابیہ اشر قولی واشر فعلی دونوں ہیں، قاتلھم اللہ انّی یؤفکون[3] (اللہ انھیں مارے کیا اوندھے جاتے ہیں۔

حضرت سیدی شاہ عبدالعزیز قدسنا اللہ بسرہ العزیز، اجلّہ اکابر اولیاء عظام و اعاظم سادات کرام سے ہیں، بدلگام وہابیہ سے کچھ تعجب نہیں کہ ان کی شان کریم میں حسب عادت لئیم گستاخی و زبان درازی کریں، لہذا مناسب کہ اس پاک، مبارک، لاڈلے بیٹے کی تائید میں اس کے مہربان باپ، مسلمانوں کے مولٰی، اللہ واحد قہار کے غالب شیر، سیدنا امیر المومنین مولٰی علی مشکلکشا حاجت روا، کافر کش، مومن پناہ کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم کے بعض ارشادات ذکر کروں کہ سگانِ زرد کے برادر شغال اُس اسد ذوالجلال کی بُو سُونگھ کر بھاگیں اور شرک بکنے والے منہ میں قہر کے پتھروں اور پتھروں سے آگیں۔

(۷۹) ابن النجار ابوالمعتمر مسلم بن اوس وجاریہ بن قدامہ سعدی سے راوی کہ امیر المومنین ابو الائمۃ الطاہرین سیدنا علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا:

سلونی قبل ان تفقدونی فانّی لا اُسأل عن شیئ دون العرش الّا | مجھ سے سوال کرو قبل اس کے کہ مجھے نہ پاؤ کہ عرش کے نیچے جس کسی چیز کو مجھ سے پوچھا جائے میں

---

[1] الابریز الباب السابع دار الکتب العلمیہ بیروت ص ۳۸۲ و ۳۸۳
[2] القرآن الکریم ۵۴/ ۲۶
[3] ؍؍ ۹/ ۳۰

30
30

اخبرت عنہ[1] بتادوں گا۔

عرش کے نیچے کرسی، ہفت آسمان، ہفت زمین اور آسمانوں اور زمینوں کے درمیان جو کچھ ہے تحت الثرٰی تک سب داخل ہے۔ مولٰی علی فرماتے ہیں کہ اس سب کو میرا علم محیط ہے ان میں جو شئے مجھ سے پوچھو میں بتادوں گا۔ رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

(۸۰) امام ابن الانباری کتاب المصاحف میں اور امام ابوعمر بن عبدالبر کتاب العلم میں ابوالطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی،

قال شھدت علی بن ابی طالب یخطب فقال فی خطبتہ سلونی فواللہ لاتسألونی عن شیئ الٰی یوم القیٰمۃ الاحدثتکو بہ[2]

میں مولٰی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ کے خطبہ میں حاضر تھا امیر المومنین نے خطبہ میں ارشاد فرمایا مجھ سے دریافت کرو خدا کی قسم قیامت تک جو چیز ہونے والی ہے مجھ سے پوچھو میں بتادوں گا۔

امیر المومنین فرماتے ہیں کہ میرا علم قیامت تک کی تمام کائنات کو حاوی ہے۔ یہ دونوں حدیثیں امام جلیل جلال الملۃ والدین سیوطی نے جامع کبیر میں ذکر فرمائیں۔

(۸۱ تا ۸۴) ابن قتیبہ پھر ابن خلکان پھر امام دمیری پھر علامہ زرقانی شرح مواہب لدنیہ میں فرماتے ہیں:

الجفر جلد کتبہ جعفر الصادق کتب فیہ لاھل البیت کل مایحتاجون الٰی علمہ وکل مایکون الٰی یوم القیٰمۃ[3]

جفر ایک جلد ہے کہ امام جعفر صادق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے لکھی اور اس میں اہل بیت کرام کے لئے جس چیز کے علم کی انھیں حاجت پڑے اور جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے سب تحریر فرمادیا۔

(۸۵) علامہ سید شریف رحمہ اللہ تعالٰی شرح مواقف میں فرماتے ہیں:

الجفر والجامعۃ کتابان لعلی رضی اللہ تعالٰی

یعنی جفر وجامعہ امیر المومنین علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم

---

[1]

[2] جامع بیان العلم وفضلہ باب فی ابتداء العالم جلساء بالفائدۃ وقولہ سلونی دار الفکر بیروت ۱/۱۳۸

[3] حیوۃ الحیوان الکبرٰی تحت لفظ الجفرۃ مصطفی البابی مصر ۱/۲۷۹

وفیات الاعیان ترجمہ عبدالمومن صاحب المغرب ۴۰۸ دار الثقافت بیروت ۳/۲۴۰

عنہ قد ذکر فیھما علی طریقۃ علم الحروف الحوادث التی تحدث الی انقراض العالم وکانت الائمۃ المعروفون من اولادہ یعرفونھما ویحکمون بھما وفی کتاب قبول العھد الذی کتبہ علی بن موسٰی رضی اللہ تعالٰی عنھما الی المامون انک قد عرفت من حقوقنا مالم یعرفہ اٰباؤک فقبلت منک عھدک الاٰن الجفر والجامعۃ یدلان علی انہ لایتم ولمشائخ المغاربۃ نصیب من علم الحروف ینتسبون فیہ الی اھل البیت ورأیت انا بالشام نظما اشیرفیہ بالرموز الی احوال ملوک مصر وسمعت انہ مستخرج من ذینک الکتابین اھ[1]

کی دو کتابیں ہیں بیشک امیر المومنین نے اُن دونوں میں علم الحروف کی روش پر ختم دنیا تک جتنے وقائع ہونے والے ہیں سب ذکر فرما دیئے ہیں اور ان کی اولاد امجاد سے ائمہ مشہورین رضی اللہ تعالٰی عنہم اُن کتابوں کے رموز پہچانتے اور ان سے احکام لگاتے تھے۔ اور مامون رشید نے جب حضرت امام علی رضا ابن امام موسٰی کاظم رضی اللہ تعالٰی عنہما کو اپنے بعد ولیعہد کیا اور خلافت نامہ لکھ دیا امام رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اس کے قبول میں فرمان بنام مامون رشید تحریر فرمایا اس میں ارشاد فرماتے ہیں کہ تم نے ہمارے حق پہچانے جو تمھارے باپ دادا نے نہ پہچانے اس لئے میں تمھاری ولیعہدی قبول کرتا ہوں۔ مگر جفر و جامعہ بتا رہی ہیں کہ یہ کام پورا نہ ہوگا (چنانچہ ایسا ہی ہوا اور امام رضی اللہ تعالٰی عنہ نے مامون رشید کی زندگی ہی میں شہادت پائی) اور مشائخ مغرب اس علم سے حصہ اور اس میں اہلبیت کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم سے اپنے انتساب کا سلسلہ رکھتے ہیں، اور میں نے ملک شام میں ایک نظم دیکھی جس میں شاہانِ مصر کے احوال کی طرف رمزوں میں اشارہ کیا ہے میں نے سُنا کہ وہ احکام انہی دونوں کتابوں سے نکالے ہیں انتہی۔

اس علم علوی شریف مبارک کی بحث اور اس کے حکم شرعی کی جلیل تحقیق بحمد اللہ تعالٰی فقیر کے رسالہ مُجتلی العروس ومراد النفوس[۱۳۲۸] میں ہے جو اس کے غیر میں نہ ملے گی۔

(۸۶) حضور پُرنور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں،

وعزۃ ربی ان السعداء والاشقیاء لیعرضون علی عینی فی اللوح

عزتِ الٰہی کی قسم بیشک سب سعید و شقی میرے سامنے پیش کئے جاتے ہیں میری آنکھ لوح محفوظ

[1] شرح المواقف النوع الثانی المقصد الثانی منشورات الشریف الرضی قم ایران ۶/ ۲۲

المحفوظ [1] میں ہے۔

(۸۷) اور فرماتے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

لولا لجام الشریعۃ علیٰ لسانی لاخبرتکم بما تاکلون وما تدخرون فی بیوتکم انتم بین یدی کالقواریر یُری ما فی بواطنکم وظواھرکم۔ [2]

اگر میری زبان پر شریعت کی روک نہ ہوتی تو میں تمھیں خبر دیتا جو کچھ تم کھاتے اور جو کچھ اپنے گھروں میں اندوختہ کرکے رکھتے ہو تم میرے سامنے شیشہ کی مانند ہو، میں تمھارا ظاہر و باطن سب دیکھ رہا ہوں۔

(۸۸) اور فرماتے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

قلبی مطلع علیٰ اسرار الخلیقۃ ناظر الیٰ وجوہ القلوب قد صفاہ الحق عن دنس رؤیۃ سواہ حتی صار لوحاً ینقل الیہ ما فی اللوح المحفوظ وسلم علیہ ازمۃ امور اھل زمانہ وصرفہ فی عطائھم ومنعھم [3]

میرا دل اسرارِ مخلوقات پر مطلع ہے سب دلوں کو دیکھ رہا ہے، اللہ تعالیٰ نے اسے رویت ماسواکے مَیل سے صاف کردیا کہ ایک لوح ہوگیا جس کی طرف وہ منتقل ہوتا ہے، جو لوحِ محفوظ میں لکھا ہے (اللہ تعالیٰ نے) تمام اہل زمانہ کے کاموں کی باگیں اسے سپرد فرمائیں اور اجازت فرمائی کہ جسے چاہیں عطا کریں جسے چاہیں منع فرمادیں۔

(۸۹ و ۹۰ و ۹۱) والحمد للہ رب العالمین یہ اور ان کے مثل اور کلمات قدسیہ اجلّہ اکابر ائمہ مثل امام اوحد سیدی نور الحق والدین ابو الحسن علی شطنوفی صاحب کتاب مستطاب بہجۃ الاسرار، و امام اجل سیدی عبداللہ بن اسعد یافعی شافعی صاحب خلاصۃ المفاخر وغیرہما نے حضور سے باسانیدِ صحیحہ روایت فرمائے، اور علی قاری وغیرہ علماء نے نزہۃ الخاطر وغیرہا کتب مناقب شریفہ میں ذکر کئے۔

(۹۲) عارف کبیر احد الاقطاب الاربعہ سیدنا حضرت سید احمد رفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ترقیات کامل کے بارے میں فرماتے ہیں:

---

[1] بہجۃ الاسرار ذکر کلمات اخبر بہا عن نفسہ محدثا بنعمۃ ربہ دارالکتب العلمیہ بیروت ص ۵۰
[2] " " " " " " " " " " " ۵۵
[3] " " " " " " " " " " " "

اطلعه علی غیبه حتی لا تنبت شجرۃ ولا تخضر ورقۃ الا بنظرہ[۱]	اللہ تعالٰی اسے اپنے غیب پر مطلع کرتا ہے یہاں تک کہ کوئی پیڑ نہیں اُگتا اور کوئی پتہ نہیں ہریاتا مگر اس کی نظر کے سامنے۔

(۹۳) عارف باللہ حضرت سیدی رسلان دمشقی رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں:

العارف من جعل اللہ تعالٰی فی قلبه لوحًا منقوشًا باسرار الموجودات و بامدادہ بانوار حق الیقین یدرك حقائق تلك السطور علی اختلاف اطوارھا و یدرك اسرار الافعال فلا تتحرك حرکۃ ظاھرۃ ولا باطنۃ فی الملك والملکوت الا ویکشف اللہ تعالٰی عن بصیرۃ ایمانه و عین عیانه فیشھدھا علمًا وکشفًا[۲]	عارف وہ ہے جس کے دل میں اللہ تعالٰی نے ایک لوح رکھی ہے کہ جملہ اسرار موجودات اس میں منقوش ہیں اور حق الیقین کے نوروں سے اسے مدد دی کہ وہ ان لکھی ہوئی چیزوں کی حقیقتیں خوب جانتا ہے باآنکہ انکے طور کس قدر مختلف ہیں اور افعال کے راز جانتا ہے تو ظاہری یا باطنی کوئی جنبش ملک یا ملکوت میں واقع نہیں ہوتی، مگر یہ کہ اللہ تعالٰی اس کے ایمان کی نگاہ اور اس کے معاینہ کی آنکھ کھول دیتا ہے تو عارف اسے دیکھتا ہے اور اپنے علم وکشف سے جانتا ہے۔

(۹۴) (مذکورہ بالا) یہ دونوں کلام کریم سیدی امام عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی نے طبقات کبرٰی میں نقل کئے۔

(۹۵) سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے امام حضرت عزیزان رضی اللہ تعالٰی عنہ فرمایا کرتے:

زمین در نظر ایں طائفہ چو سفرہ ایست[۳]	اس گروہ کی نظر میں زمین دسترخوان کی طرح ہے۔(ت)

(۹۶) حضرت خواجہ بہاء الحق والدین نقشبند رضی اللہ تعالٰی عنہ یہ کلام پاک نقل کرکے فرماتے:

وما می گوئیم چوں روئے ناخنے ست ہیچ چیز از نظر ایشاں غائب نیست[۴]	ہم کہتے ہیں کہ ناخن کی سطح کی طرح ہے، کوئی چیز ان کی نظر سے غائب نہیں۔

---

[۱] قول سید احمد رفاعی

[۲] الطبقات الکبرٰی ترجمہ ۲۷۴ رسلان الدمشقی دارالفکر بیروت ص ۲۱۴

[۳] نفحات الانس ترجمہ خواجہ بہاء الحق والدین النقشبندی انتشارات کتابفروشی ص ۳۸۷

[۴] " " " " " " " " " " " " " " " ص ۳۸۸-۳۸۷

گنگوہی صاحب اب اپنے شیطانی شرک براہین کی خبر لیجئے۔

(۹۷) یہ دونوں ارشاد مبارک حضرت مولینا جامی قدس سرہ السامی نے نفحات الانس میں ذکر کئے۔

(۹۸) امام اجل سیدی علی وفا رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں:

لیس الرجل من یقیدہ العرش وما حواہ من الافلاک والجنۃ والنار، وانما الرجل من نفذ بصرہ الٰی خارج ھذا الوجود کلہ وھناک یعرف قدر عظمۃ موجدہ سبحنہ وتعالٰی [1]

مرد وہ نہیں جسے عرش اور جو کچھ اس کے احاطہ میں ہے آسمان وجنت ونار یہی چیزیں محدود و مقید کرلیں، مرد وہ ہے جس کی نگاہ اس تمام عالم کے پار گزر جائے وہاں اُسے مُوجدِ عالم سبحنہ وتعالٰی کی عظمت کی قدر کھلے گی۔

(۹۹) یہ پاکیزہ کلام کتاب الیواقیت والجواھر فی عقائد الاکابر میں نقل فرمایا۔

(۱۰۰) ابریز شریف میں ہے:

سمعتہ رضی اللہ تعالٰی عنہ احیانا یقول ما السمٰوٰت السبع والارضون السبع فی نظر العبد المؤمن الاکحلقۃ ملقاۃ فی فلاۃ من الارض [2]

یعنی میں نے حضرت سید رضی اللہ تعالٰی عنہ سے بارہا سُنا کہ فرماتے، ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں مومن کامل کی وسعتِ نگاہ میں ایسے ہیں جیسے ایک میدانِ لق و دق میں ایک چھلا پڑا ہو۔

(۱۰۱) امام شعرانی کتاب الجواھر میں حضرت سیدی علی خواص رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی:

الکامل قلبہ مرآۃ للوجود العلوی والسفلی کلہ علی التفصیل [3]

کامل کا دل تمام عالم علوی وسفلی کا بروجہ تفصیل آئینہ ہے۔

(۱۰۲) امام رازی تفسیر کبیر میں رَدِ معتزلہ کے لئے حقیقتِ کراماتِ اولیاء پر دلائل قائم کرنے میں فرماتے ہیں:

الحجۃ السادسۃ لاشک ان المتولی للافعال ھو الروح لا البدن ولھذا نری ان کل من کان اکثر علماً باحوال عالم الغیب

یعنی اہل سنت کی چھٹی دلیل یہ ہے کہ بلاشبہ افعال کی متولی تو روح ہے نہ کہ بدن۔ اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ جسے احوال عالم غیب کا علم زیادہ ہے اس کا

[1] الیواقیت والجواہر البحث الرابع والثلاثون دار احیاء التراث العربی بیروت ۲/ ۳۷۰

[2] الابریز الباب السادس مصطفی البابی مصر ص ۲۴۲

[3] الجواہر والدرر علی ہامش الابریز " " " ۲۲۳

كان اقوٰی قلبًا ولهذا قال علی کرم الله تعالٰی وجهه والله ماقلعت باب خیبر بقوة جسدانیة ولکن بقوة ربانیة وکذٰلك العبد اذا واظب علی الطاعات بلغ الی المقام الذی یقول الله تعالٰی کنت له سمعًا وبصرًا فاذا صار نور اجلال الله تعالٰی سمعًا له سمع القریب والبعید واذا صار ذٰلك النور بصرًا له رای القریب والبعید واذا صار ذٰلك النور یدًا له قدر علی التصرف فی الصعب والسهل والبعید والقریب[1]

دل زیادہ زبردست ہوتا ہے۔ ولہذا مولٰی علی نے فرمایا: خدا کی قسم میں نے خیبر کا دروازہ جسم کی قوت سے نہ اکھیڑا بلکہ ربانی طاقت سے۔ اسی طرح بندہ جب ہمیشہ طاعت میں لگا رہتا ہے تو اس مقام تک پہنچتا ہے جس کی نسبت رب عزوجل فرماتا ہے کہ وہاں میں خود اس کے کان آنکھ ہوجاتا ہوں تو جب اجلالِ الٰہی کا نور اُس کا کان ہوجاتا ہے۔ بندہ نزدیک، دُور سب سنتا ہے اور جب وہ نور اس کی آنکھ ہوجاتا ہے بندہ نزدیک و دور سب دیکھتا ہے اور جب وہ نور اس کا ہاتھ ہوجاتا ہے بندہ سہل و دشوار و نزدیک و دُور میں تصرفات کرتا ہے۔

(۱۰۳) حضرت مولوی معنوی قدس سرہ العلوی دفتر ثالث مثنوی شریف میں موزہ وعقاب کی حدیث مستطاب میں فرماتے ہیں حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:

گرچہ ہر غیبے خدا ما را نمود ‏ ‏ ‏ ‏ دل دراں لحظہ بخود مشغول بود[2]

(اگرچہ ہر غیب خدا نے ہم کو دکھایا ہے لیکن دل اس وقت اپنی ذات میں مشغول تھا۔)

(۱۰۴) مولانا بحرالعلوم ملک العلماء قدس سرہٗ شرح میں فرماتے ہیں:

محمد رضا گفتہ اے فکر تن نداشت واز جہت استغراق بعضے مغیبات بر انبیاء مستور شوند انتہی، معنی بیت ایں چنیں ست کہ دل بخود مشغول بود کہ دل نفس دل را مشاہدہ می کرد و ذات باحدیت جمیع اسماء در دل ست پس بسبب

یعنی محمد رضا کہتا ہے دل کو بدن کی فکر نہ تھی اور استغراق کی وجہ سے بعض غیوب انبیاء سے چھپ جاتے ہیں انتہی، شعر کے معنی یہ ہیں کہ دل ذات دل کا مشاہدہ کر رہا تھا اور ذات احدیت تمام اسماء کے ساتھ دل میں ہے، پس اس

---

[1] مفاتیح الغیب (تفسیر الکبیر) تحت الآیۃ ۱۸/۹ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۲۱/۷۷

[2] مثنوی معنوی ربودن عقاب موزۂ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نورانی کتب خانہ پشاور دفتر سوم ص۱۸

استغراق دریں مشاہدات توجہ بسوئے اکوان نبود پس بعض اکوان مغفول عنہ ماند و ایں وجہ وجیہ است[1]

مشاہدہ میں مشغول ہونے کی وجہ سے توجہ عالم کی طرف نہ تھی اس لئے بعض حالات پوشیدہ رہے۔ یہ بہترین توجیہ ہے۔ (ت)

(۱۰۵ و ۱۰۶ و ۱۰۷ و ۱۰۸) امام قرطبی شارح صحیح مسلم، پھر امام عینی بدر محمود، پھر امام احمد قسطلانی شارح صحیح بخاری، پھر علامہ علی قاری مرقاۃ شرح مشکوٰۃ حدیث وخمس لایعلمھن الا اللہ کی شرح میں فرماتے ہیں:

فمن ادعی علم شیئ منہا غیر مسند الی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کان کاذبا فی دعواہ[2]

یعنی جو کوئی قیامت وغیرہ خمس سے کسی شے کے علم کا ادعا کرے اور اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی طرف نسبت نہ کرے کہ حضور کے بتائے سے مجھے یہ علم آیا، وہ اپنے دعوے میں جھوٹا ہے۔

صاف معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ان پانچوں غیبوں کو جانتے ہیں، اور اس میں سے جو چاہیں اپنے جس غلام کو چاہیں بتا سکتے ہیں اور جو حضور کی تعلیم سے ان کے علم کا دعوٰی کرے اس کی تکذیب نہ ہوگی۔

(۱۰۹) روض النضیر شرح جامع صغیر امام کبیر جلال الملۃ والدین سیوطی سے اس حدیث کے متعلق ہے،

اما قولہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم الا ھو فمفسر بانہ لایعلمہا احد بذاتہ ومن ذاتہ الا ھو لکن قد تعلم باعلام اللہ تعالٰی فان ثمہ من یعلمہا وقد وجدنا ذلک لغیر واحد کما رأینا جماعۃ

نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے یہ جو فرمایا کہ ان پانچوں غیبوں کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اس کے یہ معنی ہیں کہ بذاتِ خود اپنی ذات سے انھیں اللہ ہی جانتا ہے، مگر خدا کے بتائے سے کبھی ان کو بھی ان کا علم ملتا ہے بیشک یہاں ایسے موجود ہیں جو ان غیبوں کو جانتے ہیں اور ہم نے متعدد اشخاص

---

[1]

[2] عمدۃ القاری شرح البخاری کتاب الایمان باب سوال جبریل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ادارۃ الطباعۃ المنیریۃ بیروت ۱/ ۲۹۰
ارشاد الساری شرح البخاری " " " " " دار الکتاب العربی بیروت ۱/ ۱۴۱

علموا متی یموتون وعلموا ما فی الارحام حال حمل المرأۃ وقبلہ[1]

ان کے جاننے والے پائے ایک جماعت کو ہم نے دیکھا کہ ان کو معلوم تھا کب مریں گے اور انھوں نے عورت کے حمل کے زمانے میں بلکہ حمل سے بھی پہلے جان لیا کہ پیٹ میں کیا ہے۔

(۱۱۰) شیخ محقق قدس سرہٗ لمعات شرح مشکوٰۃ میں اسی حدیث کے ماتحت فرماتے ہیں:

المراد لا تعلم بدون تعلیم اللہ تعالٰی منہ[2]

مراد یہ ہے کہ قیامت وغیرہ غیب بے خدا کے بتائے معلوم نہیں ہوتے۔

(۱۱۱) علامہ بیجوری شرح بردہ شریف میں فرماتے ہیں:

لم یخرج صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم من الدنیا الا بعد ان اعلمہ اللہ تعالٰی بھٰذہ الامور ای الخمسۃ[3]

نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم دنیا سے تشریف نہ لے گئے مگر بعد اس کے کہ اللہ تعالٰی نے حضور کو ان پانچ غیبوں کا علم دے دیا۔

(۱۱۲) علامہ شنوانی نے جمع النہایۃ میں اسے بطور حدیث بیان کیا کہ:

قد ورد ان اللہ تعالٰی لم یخرج النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم حتی اطلعہ علٰی کل شیئ[4]

بیشک وارد ہوا کہ اللہ تعالٰی نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو دنیا سے نہ لے گیا جب تک کہ حضور کو تمام اشیاء کا علم عطا نہ فرمایا۔

(۱۱۳) حافظ الحدیث سیدی احمد مالکی غوث الزمان سید شریف عبدالعزیز مسعود حسنی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی:

ھو صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لا یخفی علیہ شیئ من الخمس المذکورۃ فی الاٰیۃ الشریفۃ وکیف یخفی علیہ ذٰلک والاقطاب السبعۃ من امتہ

یعنی قیامت کب آئے گی، مینہ کب اور کہاں اور کتنا برسے گا، مادہ کے پیٹ میں کیا ہے، کل کیا ہوگا، فلاں کہاں مرے گا، یہ پانچوں غیب جو آیہ کریمہ میں مذکور ہیں ان میں سے کوئی چیز رسول اللہ صلے اللہ

---

[1] روض النضیر شرح الجامع الصغیر

[2] لمعات التنقیح شرح مشکوٰۃ المصابیح تحت الحدیث ۳ مکتبۃ المعارف العلمیہ لاہور ۱/ ۷۳

[3] حاشیۃ الباجوری علی البردۃ تحت البیت فان من جودک الدنیا الخ مصطفی البابی مصر ص ۹۲

[4]

الشریفۃ یعلمونہا وھم دون الغوث فکیف بالغوث فکیف بسید الاولین و الاٰخرین الذی ھو سبب کل شیئ ومنہ کل شیئ [1]

تعالٰی علیہ وسلم پر مخفی نہیں، اور کیونکر یہ چیزیں حضور سے پوشیدہ ہیں، حالانکہ حضور کی امت سے ساتوں قطب ان کو جانتے ہیں اور اُن کا مرتبہ غوث کے نیچے ہے، غوث کا کیا کہنا پھر ان کا کیا پوچھنا جو سب اگلوں پچھلوں سارے جہان کے سردار اور ہر چیز کے سبب ہیں اور ہر شئے انھیں سے ہے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

(۱۱۴) نیز ابریز عزیز میں فرمایا:

قلت للشیخ رضی اللہ تعالٰی عنہ فان علماء الظاھر من المحدثین وغیرھم اختلفوا فی النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ھل کان یعلم الخمس فقال رضی اللہ تعالٰی عنہ کیف یخفی امر الخمس علیہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم والواحد من اھل التصرف من امتہ الشریفۃ لایمکنہ التصرف الابمعرفۃ ھذہ الخمس [2]

یعنی میں نے حضرت شیخ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے عرض کی کہ علماء ظاہر محدثین مسئلہ خمس میں باہم اختلاف رکھتے ہیں، علماء کا ایک گروہ کہتا ہے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو ان کا علم تھا، دوسرا انکار کرتا ہے۔ اس میں حق کیا ہے؟ فرمایا (جو نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو پانچوں غیبوں کا علم مانتے ہیں وہ حق پر ہیں) حضور سے یہ غیب کیونکر چھپے رہیں گے حالانکہ حضور کی امت شریفہ میں جو اولیائے کرام اہل تصرف ہیں (کہ عالم میں تصرف فرماتے ہیں) وہ جب تک ان پانچوں غیبوں کو جان نہ لیں تصرف نہیں کر سکتے۔

(۱۱۵) تفسیر کبیر میں زیر آیہ کریمہ "عالم الغیب فلا یظھر علٰی غیبہ احدًا الا من ارتضٰی من رسول" [3] فرمایا:

ای وقت وقوع القیٰمۃ من غیب

یعنی قیامت کے واقع ہونے کا وقت اس غیب

---

[1]

[2] الابریز الباب الثانی مصطفی البابی مصر ص ۱۶۷ و ۱۶۸

[3] القرآن الکریم ۷۲/۲۶ و ۲۷

الذی لا یظھرہ اللہ لاحد فان قیل فاذا حملتم ذٰلک علی القیٰمۃ فکیف قال "الا من ارتضی من رسول" مع انہ لا یظھر ھذا الغیب لاحد قلنا بل یظھرہ عند قرب القیٰمۃ۔[1] (ملخصًا)

میں سے ہے جس کو اللہ تعالٰی کسی پر ظاہر نہیں کرتا اگر کہا جائے کہ جب تم نے آیت کو علمِ قیامت پر محمول کیا تو کیسے اللہ نے فرمایا الا من ارتضٰی من رسول' باوجودیکہ یہ غیب اللہ کسی پر ظاہر نہیں کرے گا، ہم جواب دیں گے کہ قیامت کے قریب ظاہر کریگا۔(ت)

اس نفیس تفسیر نے صاف معنٰی آیت یہ ٹھہرائے کہ اللہ عالم الغیب ہے۔ وہ وقتِ قیامت کا علم کسی کو نہیں دیتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔

(۱۱۶) علامہ سعد الدین تفتازانی شرح مقاصد میں فرقۂ باطلہ معتزلہ خذلہم اللہ تعالٰی کے کرامات اولیاء سے انکار اور ان کے شبہاتِ فاسدہ کے ذکر و ابطال میں فرماتے ہیں:

الخامس وھو فی الاخبار عن المغیبات قولہ تعالٰی عالم الغیب فلا یظھر علٰی غیبہ احدًا الا من ارتضٰی من رسول خص الرسل من بین المرتضین بالاطلاع علی الغیب فلا یطلع غیرھم وان کانوا اولیاء مرتضین، الجواب ان الغیب ھٰھنا لیس للعموم بل مطلق او معین ھو وقت وقوع القیٰمۃ بقرینۃ السیاق و لا یبعد ان یطلع

یعنی معتزلہ کی پانچویں دلیل خاص علم غیب کے بارے میں ہے وہ گمراہ کہتے ہیں کہ اولیاء کو غیب کا علم نہیں ہوسکتا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر مسلط نہیں کرتا مگر اپنے پسندیدہ رسولوں کو، جب غیب پر اطلاع رسولوں کے ساتھ خاص ہے تو اولیاء کیونکر غیب جان سکتے ہیں۔ ائمہ اہلسنت[ع] نے جواب دیا کہ یہاں غیب عام نہیں جس کے یہ معنٰی ہوں کہ کوئی غیب رسولوں کے سوا کسی کو نہیں بتاتا جس سے مطلقًا اولیاء کے علومِ غیب کی نفی

ع فائدہ: اس نفیس عبارت کتاب عقائد اہلسنت سے ثابت ہوا کہ وہابیہ معتزلہ سے بھی بہت خبیث تر ہیں معتزلہ کو صرف اولیائے کرام کے علوم غیب میں کلام تھا انبیاء کے لئے مانتے تھے، یہ خبیث خود انبیاء سے منکر ہوگئے، اور یہ بھی ثابت ہُوا کہ ائمہ اہلسنت انبیاء و اولیاء سب کے لئے مانتے ہیں وللہ الحمد ۱۲ منہ

---

[1] مفاتیح الغیب (التفسیر الکبیر) تحت آیۃ ۷۲/۲۶ المطبعۃ البہیۃ المصریۃ مصر ۳۰/۱۶۸

علیه بعض الرسل من الملئکة او البشر فیصح الاستثناء[1] | ہو سکے بلکہ یہ تو مطلق ہے (یعنی کچھ غیب ایسے ہیں کہ غیر رسول کو نہیں معلوم ہوتے) یا خاص وقت وقوعِ قیامت مراد ہے (کہ خاص اس غیب کی اطلاع رسولوں کے سوا اوروں کو نہیں دیتے) اور اس پر قرینہ یہ ہے کہ اوپر کی آیت میں غیب قیامت ہی کا ذکر ہے (تو آیت سے صرف اتنا نکلا کہ بعض غیبوں یا خاص وقت قیامت کی تعیین پر اولیاء کو اطلاع نہیں ہوتی، نہ یہ کہ اولیاء کوئی غیب نہیں جانتے۔ اس پر اگر شبہہ کیجئے کہ اللہ تو رسولوں کا استثناء فرما رہا ہے کہ وہ ان غیبوں پر مطلع ہوتے ہیں جن کو اور لوگ نہیں جانتے، اب اگر اس سے تعیین وقت قیامت لیجئے تو رسولوں کا بھی استثناء نہ رہے گا کہ یہ تو اُن کو بھی نہیں بتایا جاتا۔ اس کا جواب یہ فرمایا کہ) ملائکہ یا بشر سے بعض رسولوں کو تعیین وقت قیامت کا علم ملنا کچھ بعید نہیں تو استثناء کہ اللہ عزوجل نے فرمایا ضرور صحیح ہے۔

(۱۱۷) امام قسطلانی شرح بخاری تفسیر سورۂ رعد میں فرماتے ہیں:

لایعلم متی تقوم الساعة الا الله الا من ارتضی من رسول فانه یطلعه من یشاء من غیبه والولی التابع له یاخذ عنه[2] | کوئی غیر خدا نہیں جانتا کہ قیامت کب آئے گی سوا اس کے پسندیدہ رسولوں کے کہ انھیں اپنے جس غیب پر چاہے اطلاع دیتا ہے (یعنی وقتِ قیامت کا علم بھی ان پر بند نہیں) رہے اولیاء وہ رسولوں کے تابع ہیں ان سے علم حاصل کرتے ہیں۔

یہاں اس خاص غیب کے علم میں بھی اولیاء کے لئے راہ رکھی، مگر یوں کہ اصالۃً انبیاء کو ہے اور ان کو ان سے ملتا ہے، اور حق یہی ہے کہ آیۂ کریمہ غیر رسل سے علم غیوب میں اصالت کی نفی فرماتی ہے نہ کہ مطلق علم کی۔

(۱۱۸ و ۱۱۹) علامہ حسن بن علی مدابغی حاشیہ فتح المبین امام ابن حجر مکی اور فاضل ابن عطیہ فتوحات وہبیہ شرح اربعین امام نووی میں نبی صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو علم قیامت عطا ہونے کے باب میں فرماتے ہیں:

الحق کما قال جمع ات اللہ سبحٰنه | یعنی حق مذہب وہ ہے جو ایک جماعت علمائے

---

[1] شرح المقاصد المبحث الثامن الولی ھو العارف باللہ تعالٰی دار المعارف النعمانیہ لاہور ۲/ ۲۰۴ و ۲۰۵

[2] ارشاد الساری شرح صحیح البخاری کتاب التفسیر سورۃ الرعد دار الکتاب العربی بیروت ۷/ ۱۸۶

وتعالٰی لم یقبض نبینا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم حتی اطلعہ علی کل ماابھمہ عنہ الا انہ امر بکتم بعض والاعلام ببعض[1]

فرمایا کہ اللہ عزوجل ہمارے نبی صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کو دنیا سے نہ لے گیا یہاں تک کہ جو کچھ حضور سے مخفی رہا تھا اس سب کا علم حضور کو عطا فرمادیا، ہاں بعض علوم کی نسبت حضور کو حکم دیا کہ کسی کو نہ بتائیں اور بعض کے بتانے کا حکم کیا۔

(۱۲۰) علامہ عشماوی کتاب مستطاب عجب العجاب شرح صلاۃ حضرت سیدی احمد بدوی کبیر رضی اللہ تعالٰے عنہ میں فرماتے ہیں،

قیل انہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اوتی علمھا (ای الخمس) فی اٰخر الامر لکنہ امر فیھا بالکتمان وھٰذا القیل ھو الصحیح[2]

یعنی کہا گیا کہ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو آخر میں ان پانچوں غیبوں کا بھی علم عطا ہوگیا مگر ان کے چھپانے کا حکم تھا، اور یہی قول صحیح ہے۔

تنبیہ جلیل

الحمدللہ یہ بطور نمونہ ایک سو بیس[۱۲۰] عبارات قاہرہ ہیں جن سے وہابیت کی پوچ ذلیل عمارت نہ صرف منہدم ہوئی بلکہ قارون اور اس کے گھر کی طرح بفضلہ تعالٰے تحت الثرٰی پہنچی ہے، اور بحمدہٖ تعالٰے یہ کل سے جز ہیں، ایسے ہی صدہا نصوص جلیلہ وعظیمہ دیکھنا ہوں تو فقیر کی کتاب مالئ الجیب بعلوم الغیب[۱۳] و رسالہ اللؤلؤ المکنون فی علم البشیر ماکان و مایکون[۱۳] ملاحظہ ہو کہ نصوص کے دریا ہیں چھلکتے، اور حبِ مصطفٰے کے چاند چمکتے، اور تعظیمِ حضور کے سورج دمکتے، اور نورِ ایمان کے تارے جھلکتے، اور حق کے باغ لہکتے، اور تحقیق کے پھول مہکتے، اور ہدایت کے پھول چہکتے، اور نجدیت کے کوّے سسکتے، اور وہابیت کے بوم بلکتے، اور مذبوح گستاخ پھڑکتے، والحمدللہ رب العٰلمین۔

وہابیہ خذلہم اللہ تعالٰے ان نصوص قاہرہ کے مقابل اِدھر اُدھر سے کچھ عبارات دربارۂ تخصیص

عـہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم

[1]

[2] عجب العجاب شرح صلوٰۃ سید احمد کبیر بدوی

غیوب نقل کرلاتے اور بغلیں بجاتے ہیں حالانکہ یہ محض جہالت، کج فہمی بلکہ صریح مکاری اور ہٹ دھرمی ہے۔ انصافاً وہ ہمارے ہی بیان کا دوسرا پہلو دکھاتے ہیں۔

فقیر گزارش کرچکا کہ مسئلہ عموم وخصوص اُن اجماعات بعدکہ امرچہارم میں معروض ہوئے علمائے اہلسنت کا خلافیہ (اختلافی) ہے عامہ اولیاءِ کرام وبکثرت علمائے عظام جانب تعمیم ہیں اور یہی ظاہر نصوص قرآن عظیم ومفادِ احادیثِ حضور پرنور علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم ہے۔

اور بہت اہلِ رسوم جانبِ خصوص گئے، اُن میں بھی شاید نرے متقشفوں کا یہ خیال ہو ورنہ ان کے لئے اس پر ایک باعث ہے جس کا بیان مع چند نظائرِ نفیسہ فقیر کے رسالے "انباء الحی ان کلامہ المصون تبیان لکل شیئ" (۱۳۲۰ھ) میں مشرح ہے تو ایسی عبارات سے ہمیں کیا ضرر، ہم نے کیا دعویٰ اجماع کیا تھا کہ خلاف دکھاؤ۔

وہاں تم اپنی جہالت سے مدعیِ اجماع تھے یہاں تک کہ مخالف کی تکفیر کر بیٹھے۔ تو ہر طرح تم پر قہر کی مار ہے ایجاب جزئی سے موجبہ کلیہ کا ثبوت چاہنا مجنون کا شعار ہے۔

تم دس عبارتیں خصوص میں لاؤ ہم سو نصوص عموم میں دکھائیں گے، پھر ظواہر قرآن وحدیث و عامہ اولیائے قدیم وحدیث ہمارے ساتھ ہیں، اور اسی میں ہمارے محبوب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی فضیلت کی ترقی اور خود اسی بارے میں ان کا رب فرماچکا کہ علمك مالم تكن تعلم وكان فضل الله عليك عظيما[1] سکھا دیا تمھیں جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا فضل تم پر بڑا ہے۔

جسے اللہ بڑا کہے اسے گھٹائے کیونکر بنے، معہذا اگر بفرض باطل خدا کا فضلِ عظیم چھوٹا اور مختصر ہی ہو، مگر ہم نے ظواہر قرآن وحدیث وتصریحات صدہا ائمہ ظاہر و باطن کے اتباع سے محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کی زیادہ رفعت شان چاہ کر اُسے بڑا مانا تو بحمد اللہ تعالٰے اللہ کے فضل اور اس کے حبیب کی تعظیم ہی کی۔

اور اگر واقع میں وہ فضلِ الٰہی ویسا ہی بڑا ہے اور تم نے برخلاف ظواہر نصوص قرآن وحدیث اسے ہلکا اور چھوٹا جانا تو تمھارا معاملہ معکوس ہوا، فای الفریقین احق بالامن[2] خیال کرو کونسا فریق زیادہ مستحق امن ہے۔

غرض یہاں چند پریشان عبارات خصوص کا سنانا محض جہل ہے یا سخت مکر۔ کلام تو اس میں ہے

---

[1] القرآن الکریم ۴/ ۱۱۳ [2] القرآن الکریم ۶/ ۸۱

کہ تم اقوال عموم بمعنی مرقوم بلکہ اس سے بھی لاکھوں درجے ہلکے پر حکمِ شرک و کفر جڑ رہے ہو۔ گنگوہی جی کی قاطعہ براہین دیکھو صرف اتنی بات کو کہ جہاں مجلس میلاد مبارک ہو حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو اطلاع ہوجائے، علمِ محیط زمین ٹھہرادیا۔ پھر اسے خدا کا خاصہ اور ساتھ ہی اپنے معبو د ابلیس کی صفت بتا کر صاف حکمِ شرک پھٹا دیا اور شرک بھی کیسا جس میں کوئی حصہ ایمان کا نہیں۔ پھر عرش تا فرش کا علم تو زمین کے علم محیط سے کروڑہا کروڑ درجے بڑا ہے پھر ماکان ومایکون کا تو کیا ہی کہنا ہے۔ اسی طرح اور تعمیمات کہ کلامِ ائمۂ دین وعلمائے معتمدین میں گزریں، اس کا ماننے والا اگر معاذ اللہ ایک حصہ کافر تھا تو ان کا ماننے والا تو یقیناً سنکھوں کافروں کے برابر ایک کافر ہوگا۔

یونہی تمہارا امام علیہ ما علیہ تقویۃ الایمان میں بعطائے الٰہی بھی غیب کی بات کا علم ماننے کو شرک کہہ چکا۔ پھر گنگوہی جی کا شرک تو میلاد مبارک کی اطلاع پر اُچھلا تھا، ان امام جی نے ایک پڑے پتے ہی جاننے پر شرک اُگل دیا۔

تمام علماء، اولیاء، صحابہ، انبیاء وہابیوں کی تکفیر کا نشانہ

اب دیکھئے کہ گنگوہی و اسمٰعیل و وہابیہ نے معاذ اللہ کن کن ائمہ، علماء، ومحدثین وفقہاء، ومفسرین ومتکلمین و اولیاء، وصحابہ وانبیاء علیہم الصلوٰۃ والثنا کو کافر بنادیا۔

انھیں کو گنئے جن کے اقوال وارشادات اس مختصر میں گزرے،

(۱) شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی
(۲) مولٰنا ملک العلماء بحر العلوم
(۳) علامہ شامی صاحبِ رد المحتار
(۴) ائمۂ اہلسنت ومصنفانِ عقائد
(۵) شیخ محقق مولٰنا عبد الحق محدث دہلوی
(۶) علامہ شہاب الدین خفاجی
(۷) امام فخر الدین رازی
(۸) علامہ سید شریف جرجانی
(۹) علامہ سعد الدین تفتازانی
(۱۰) علی قاری مکی
(۱۱) امام ابن حجر مکی
(۱۲) علامہ محمد زرقانی
(۱۳) علامہ عبد الرؤف مناوی
(۱۴) علامہ احمد قسطلانی
(۱۵) امام قرطبی
(۱۶) امام بدر الدین عینی
(۱۷) امام بغوی (صاحبِ تفسیر معالم)
(۱۸) شیخ علاؤ الدین علی بغدادی (صاحبِ تفسیر خازن)
(۱۹) علامہ بیضاوی
(۲۰) علامہ نظام الدین نیشاپوری (صاحبِ تفسیر غرائب القرآن)

(۲۱) علامہ جمل (شارح جلالین)

(۲۲) امام ابوبکر رازی (صاحبِ تفسیر انموذج جلیل)

(۲۳) امام قاضی عیاض

(۲۴) امام زین الدین عراقی
(استاد امام ابن حجر عسقلانی)

(۲۵) حافظ الحدیث احمد سلجماسی

(۲۶) ابن قتیبہ

(۲۷) ابن خلکان

(۲۸) امام کمال الدین دمیری

(۲۹) علامہ ابراہیم بیجوری

(۳۰) علامہ شنوانی

(۳۱) علامہ مدابغی

(۳۲) علامہ ابن عطیہ

(۳۳) علامہ عشماوی

(۳۴) امام ناصر الدین سمرقندی (صاحبِ ملتقط)

۳۵ علامہ بدر الدین محمود بن اسرائیل
(صاحبِ جامع الفصولین)

(۳۶) شیخ عالم بن صاحبِ تاتارخانیہ

(۳۷) امام فقیہ صاحبِ فتاوٰی حجہ

(۳۸) امام عبد الوہاب شعرانی

(۳۹) امام یافعی

(۴۰) امام اوحد ابوالحسن شطنوفی

(۴۱) امام ابن حجر مکی

(۴۲) امام محمد صاحب مدحیہ بردہ شریف

(۴۳) حضرت مولانا جامی

(۴۴) حضرت مولوی معنوی

(۴۵) حضرت سید عبد العزیز دباغ

(۴۶) حضرت سیدی علی خواص

(۴۷) حضرت خواجہ بہاء الحق والدین

(۴۸) حضرت خواجہ عزیزان رامتینی

(۴۹) حضرت شیخ اکبر

(۵۰) حضرت سیدی علی وفا

(۵۱) حضرت سیدی رسلان دمشقی

(۵۲) حضرت سیدی ابو عبد اللہ شیرازی

(۵۳) حضرت سیدی ابوسلیمان دارانی

(۵۴) حضرت قطبِ کبیر سید احمد رفاعی

(۵۵) حضور قطب الاقطاب سیدنا غوثِ اعظم

(۵۶) حضرت امام علی رضا

(۵۷) حضرت امام جعفر صادق

(۵۸) حضرات عالیہ دیگر ائمہ اطہار

(۵۹) امام مجاہد

(۶۰) حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عباس

(۶۱) حضور سیدنا امیر المومنین علی مرتضیٰ

(۶۲) عامہ صحابہ کرام

(۶۳) حضرت خضر بلکہ

(۶۴) حضرت موسیٰ بلکہ

(۶۵) (خاک بدہن دشمنان) خود حضور سید الانبیاء
(صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) بلکہ

(۶۶) (لعنۃ اللہ علی الظالمین) خود اللہ
رب العالمین۔

31 ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون۔[1]

نہ گناہ سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ ہی نیکی کرنے کی قوت مگر بلندی وعظمت والے خدا کی طرف سے۔ عنقریب ظالم جانیں گے کس لوٹنے کی جگہ لوٹتے ہیں۔(ت)

یہ گنتی میں تو چھیاسٹھ ۶۶ ہیں اور ان میں ائمہ اہلسنت، مصنفانِ عقائد جن کا حوالہ علامہ شامی نے دیا، اور ائمہ اطہار جن کا حوالہ علامہ سید شریف نے اور تمام صحابہ کرام جن کا حوالہ امام قسطلانی وعلامہ زرقانی نے دیا سب خود جماعتیں ہیں۔

اور ہے یہ کہ جب اللہ ورسول تک نوبت ہے تو اگلے پچھلے جن وانس وملک تمام مومنین سب ہی وہابیہ کی تکفیر میں آگئے۔

ان بے دینوں کا تماشا دیکھو محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے بدگویوں کی جو تکفیر ہوئی اس پر کیا کیا روئے ہیں کہ ہائے سارے جہان کو کافر کہہ دیا (گویا جہان انھیں ڈھائی نفروں سے عبارت ہے) ہائے اسلام کا دائرہ تنگ کردیا (گویا اسلام ان بے دینوں کے قافیہ کا نام ہے اُن کا قافیہ تنگ ہوا تو اسلام ہی کا دائرہ تنگ ہوگیا)۔

اور خود یہ حالت کہ اشقیاء نہ علماء کو چھوڑیں نہ اولیاء کو نہ صحابہ کو نہ مصطفٰی (صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم) کو، نہ جناب کبریا (عزجلالہٗ) کو۔ سب پر حکم کفر لگائیں اور خود ہٹے کٹے مسلمانوں کے بچے بنے رہیں، الا لعنۃ اللہ علی الظّٰلمین[2] (خبردار! ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔ت)

ہاں ہاں وہابیو! گنگوہیو! دیوبندیو! تھانویو! دہلویو! امرتسریو! بات کے پکے اور قول کے سچے ہو تو آنکھیں بند کرکے منہ کھول کر صاف کہہ ڈالو کہ ہاں ہاں شاہ ولی اللہ سے لے کر فقہاء، محدثین، مفسرین، متکلمین، اکابر علماء سے لے کر اولیاء، اولیاء سے لے کر ائمہ اطہار، ائمہ اطہار سے لے کر انبیاءِ عظام، انبیاءِ عظام سے لے کر سید الانبیاء، سید الانبیاء (صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم) سے لے کر واحد قہار تک تمہارے دھرم میں سب کافر ہیں۔ اس کی بحث ہے اس میں کلام ہے۔ دوچار، دس بیس عبارات تخصیص دکھانے، کروٹیں بدلنے، کہنے، مکرنے، اُڑے اُڑے پھرنے سے کام نہیں چلتا۔

---

[1] القرآن الکریم ۲۶/ ۲۲۷

[2] " " ۱۱/ ۱۸

31 یہ کہنا آسان تھا کہ احمد رضا رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے علمِ غیب کا قائل ہوگیا اور یہ عقیدہ
31 کفر کا ہے، مگر نہ دیکھا کہ احمد رضا کی جان کن کن پاک دامنوں سے وابستہ ہے، احمد رضا کا سلسلۂ اعتقاد علماء، اولیاء، ائمہ، صحابہ سے محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم اور محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے اللہ رب العالمین تک مسلسل ملا ہوا ہے والحمد للہ رب العٰلمین ؂

گرچہ خوردیم نسبتے ست بزرگ

(اگرچہ ہم چھوٹے ہیں مگر نسبت بلند ہے۔ ت)

حضرت مولوی معنوی قدس سرہٗ پر اللہ عزّ وجل کی بے شمار رحمتیں، کیا خوب فرمایا ہے: ؂

رومی سخن کفر نگفتست و نگوید، منکر مشویدش ... کافر شود آنکس کہ بانکار برآمد مردود جہاں شد

(رومی نے کفر کی بات نہیں کہی ہے اور نہ کہے گا، اس کے منکر مت ہو۔ کافر وہ شخص ہوتا ہے جس نے انکار ظاہر کیا مردودِ جہاں ہوگیا۔ ت)

اب اپنا ہی حال سوجھو کہ تمھاری آگ کا لُوکا کہاں تک پہنچا جس نے علماء، اولیاء و ائمہ و صحابہ و انبیاء و مصطفےٰ (صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم) و حضرت کبریا (جل وعلا) سب پر معاذ اللہ وہی ملعون حکم لگا دیا اور "کافر شود مردودِ جہاں شد" کا تمغہ لیا۔

پھر کیا تمھاری یہ آگ اللہ و رسول (جل وعلا و صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم) کو ضرر پہنچائے گی؟ حاش للہ، بلکہ تمھیں کو جلائے گی، اور بے توبہ مرے تو ان شاء اللہ القہار ابد الآباد تک "ذُق انك انت الاشرف الرشید" (اس کا مزہ چکھ بے شک تُو اشرف رشید ہے۔ ت) کا مزہ چکھائے گی۔

پھر بھی ہم کہیں گے انصاف ہی کی۔ تمام ائمہ و اولیاء و محبوبانِ خدا کو تم کافر کہو تو جائے شکایت نہیں، انھوں نے قصور ہی ایسا کیا ہے، ابلیس کی وسعتِ علم مانی تمھارے کلیجے کا ٹھنڈک آنکھوں کی ٹھنڈک ہوئی، براہین قاطعہ میں جس کا گیت گایا ہے، انھوں نے یہ تو کہا نہیں، لے کر چلے وسعتِ علم تمھارے دشمن محمد رسول اللہ اور ان کے غلاموں کی، صلے اللہ تعالٰی علیہ وعلیہم وسلم۔ پھر ان پر کیوں نہ یہ حکم جڑو کہ کون سا ایمان کا حصہ ہے۔

یہاں تک تو تم پر آسانی تھی مگر ذرا خدا کی تکفیر ٹیڑھی کھیر ہوگی، کاذب تو کہہ دیا کافر کہتے کچھ تو آنکھ جھپکے گی، اور سب سے بڑھ کر پتھر کے تلے دامن جناب شاہ ولی اللہ صاحب کا معاملہ ہے جسے وہابیہ کے لئے سانپ کے منہ کی چھچھوندر کہئے تو بجا ہے، نہ اُگلتے بنتی ہے نہ نگلتے۔ وہ کہہ کر چل بسے کہ

محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم، ان کے غلاموں عارفوں پر ہر چیز روشن ہوتی ہے، وہ ہر علم ہر حال کی حقیقت کو پہنچے ہوتے ہیں، وفات تک جو کچھ آنے والا ہے ہر حال کی اُس وقت خبر رکھتے ہیں۔" کہاں تو وہ مجالس میلاد پر اطلاع ماننے سے گنگوہی بہادر کا ٹھکنڈ شرک بلکہ اوندھی سمجھ میں ایک ہی نکاح کی خبر ماننے سے وہ فتاوٰی حنفیہ کی تکفیریں اور کہاں یہ ولی اللٰہی بڑے بول جو کھال لگی رکھیں نہ ڈھول۔ اب انھیں کافر نہیں کہتے تو غریب سُنّیوں کی تکفیر کیسے بن پڑے، اور وہابیت کی مٹی پلید ہو وہ الگ۔ اور اگر دل کڑا کرکے ان پر بھی کفر کی جڑ دی تو وہابیت بیچاری کا کٹھم ناٹھ ہوگیا۔ ان کے کافر ہوتے ہی اسمٰعیل جی کہ انھیں کے گیت گائیں، انھیں کو امام و مقتدا و پیر و پیشوا و حکیم اُمّت و صاحبِ وحی و عصمت مانیں۔ کافر در کافر، کافروں کے بچے، کافروں کے چیلے ہوئے اور تم سب کہ اسمٰعیل جی کے، شاہ صاحب کے معتقد و مدّاح بنتے تھے۔ تو ساتھ لگے گیہوں کے گھن تم سب کے سب کافرانِ کہن۔ اللہ اللہ کفر کو بھی تم سے کیا محبت ہے کہ کسی پہلو چلو، کوئی رُوپ بدلو وہ پھر پھر کر تمھارے ہی گلے کا ہار ہوتا ہے ؎

گر براند نرود ور برود باز آید
مگسِ کفر بود خالِ رخِ وہابی

(اگر بھگائے تو نہیں جاتی اور اگر جائے تو لوٹ آتی ہے کفر کی مکھی وہابی کے چہرے کا تِل ہے۔ ت)

کذٰلک العذاب ولعذاب الاٰخرۃ اکبر لوکانوا یعلمون[1] وصلی اللہ تعالٰی علٰی سیدنا ومولٰینا محمد واٰلہ وصحبہ اجمعین، والحمد للہ رب العٰلمین۔

مار ایسی ہوتی ہے اور بیشک آخرت کی مار سب سے بڑی ہے، کیا اچھا تھا اگر وہ جانتے۔ اور درود نازل فرمائے اللہ تعالٰے ہمارے آقا و مولٰی محمد مصطفٰے پر اور آپ کی آل پر اور آپ کے تمام صحابہ پر۔ اور سب تعریفیں اللہ تعالٰی کے لئے ہیں جو پروردگار ہے سب جہانوں کا۔ (ت)

فقیر احمد رضا خاں قادری عفی عنہ
از بریلی ۱۴ ربیع الاول شریف روز شنبہ ۱۳۲۸ھ

رسالہ خالص الاعتقاد ختم ہوا

---

[1] القرآن الکریم ۶۸/۳۳